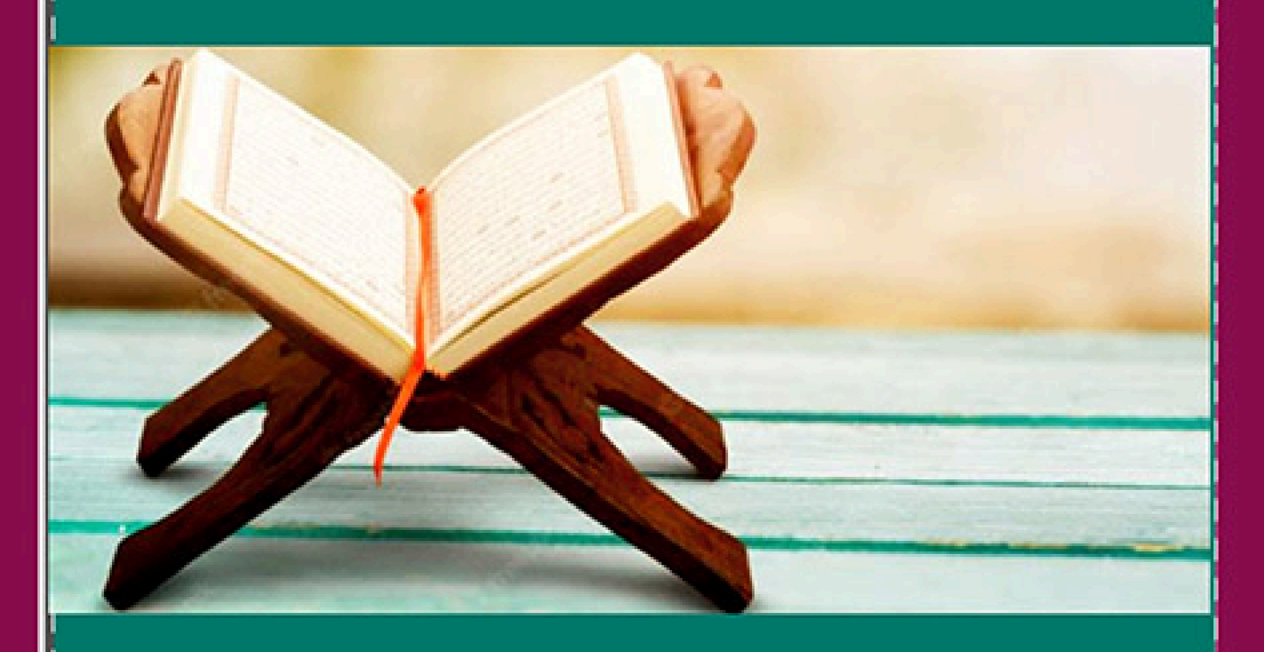
سلسلہ
اصلاحی خطباتِ جمعہ
و دروس نمبر: 16

قرآن کریم کی تلاوت

کی فضیلت اور اسلاف امت کی کثرت تلاوت کے ایمان افروز واقعات



مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
قرآنِ کریم کی تلاوت کی فضیلت اور اسلافِ امت کے کثرتِ تلاوت کے ایمان افروز واقعات	
قرآنِ کریم کی روشنی میں تلاوت کی اہمیت وفضیلت	
جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے کہ اُس کی تلاوت کیجئے	۱۴
جتنا آسانی سے ممکن ہو تلاوت کریں	۱۵
قرآنِ کریم سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے	۱۵
اہلِ کتاب میں تلاوت کرنے والوں کی فضیلت	۱۵
بعثت کے مقاصدِ اربعہ میں پہلا مقصد	۱۶
پیغمبر لوگوں کو سامنے آیات تلاوت کرتا ہے	۱۶
تلاوت کے وقت خاموشی سے سنو	۱۷
فجر کے وقت کی تلاوت ملائکہ کی حاضری کا وقت ہے	۱۷
قرآنِ کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں	۱۷
اللہ کی یاد سے اعراض کرنے والوں کا نجام	۱۸
اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا	۱۸
تلاوت، نماز اور انفاق والے نقصان نہیں اٹھائیں گے	۱۹
احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تلاوت کی اہمیت وفضیلت	
سب سے بہترین لوگ کون ہیں	۱۹

قرآنِ کریم کی تلاوت کی فضیلت اور اسلافِ امت کے کثرتِ تلاوت کے ایمان افروز واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

أمّابعد:فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تبارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(المزّمل: ۲۰)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿اُتْلُ مَآ أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾(العنكبوت: ۴۵)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ،وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا،لَا أَقُولُ آلٓمٓ حَرْفٌ،وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ.❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

❶سنن الترمذی،أبواب فضائل القرآن،باب ما جاء فيمن قرأحرفامن القرآن ماله من الأجر،رقم الحديث: ۲۹۱۰

اِقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ.❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صد احترام، بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!
میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا اس میں قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے۔ ترغیب دی قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب ہے، قرآن مجید اللہ رب العزت کی سچی کتاب ہے، یہ اللہ کا پیغام اپنے بندوں کے نام ہے، اس سے ایمان بڑھتا ہے اور دلوں کے زنگ اترتے ہیں۔ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا باعثِ برکت اور ثواب ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ ہماری اکثریت تلاوت قرآن مجید سے غافل ہے۔ دنیا کے کاموں میں اپنا وقت لگانے سے گریز نہیں کرتے لیکن تلاوتِ قرآن کے لئے وقت نہ ملنے کا بہانہ کرتے ہیں۔ یقین جانیں تلاوتِ قرآنِ پاک سے اللہ وقت میں برکت ڈالتا ہے، اللہ رب العزت کا قرب نصیب ہوتا ہے، دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے اور اعمال کی توفیق ہوتی ہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں تلاوت کی اہمیت وفضیلت

جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے کہ اُس کی تلاوت کیجئے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُتْلُ مَآ أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ (العنکبوت:۴۵)

ترجمہ: (اے پیغمبر) جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے اس کی تلاوت کرو، اور نماز قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سب کو جانتا ہے۔

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، رقم الحدیث: ۸۰۴

جتنا آسانی سے ممکن ہو تلاوت کریں

ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(المزّمل: ۲۰)

ترجمہ: لہذا تم اس (قرآن) میں سے اتنا ہی پڑھ لیا کرو جتنا آسان ہو، اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور اللہ کو قرض دو، اچھا والا قرض! اور تم اپنے آپ کے لیے جو بھلائی بھی آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے پاس جا کر اس طرح پاؤ گے کہ وہ کہیں بہتر حالت میں اور بڑے زبردست ثواب کی شکل میں موجود ہے، اور اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، یقین رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔

قرآنِ کریم سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے

ایک اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ هَـذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا﴾(الإسراء: ۹)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے، اور جو لوگ (اس پر) ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں، انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

اہلِ کتاب میں تلاوت کرنے والوں کی فضیلت

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب میں ان لوگوں کی تعریف فرمائی جو قرآن مجید کی ہمیشہ پابندی کیساتھ تلاوت کرتے ہیں:

﴿لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ﴾(آل عمران: ۱۱۳)

ترجمہ: (لیکن) سارے اہل کتاب ایک جیسے نہیں ہیں، اہلِ کتاب ہی میں وہ لوگ بھی ہیں جو (راہِ راست پر) قائم ہیں، جو رات کے اوقات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور جو (اللہ کے آگے) سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

بعثت کے مقاصدِ اربعہ میں پہلا مقصد

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے دُعا فرمائی:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾(البقرة: ۱۲۹)

ترجمہ: اور ہمارے پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور ان کو پاکیزہ بنائے۔ بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔

پیغمبر لوگوں کو سامنے آیات تلاوت کرتا ہے

ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے مؤمنین پر احسان کیا کہ ایسا رسول بھیجا جو قرآن کی آیاتیں پڑھ کر سناتا ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾(آل عمران: ۱۶۴)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، جبکہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

تلاوت کے وقت خاموشی سے سنو

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾(الأعراف: ۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

فجر کے وقت کی تلاوت ملائکہ کی حاضری کا وقت ہے

ایک مقام پر فرمایا کہ صبح کے وقت میں قرآن کی تلاوت کیا کرو:

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾(الإسراء: ۷۸)

ترجمہ: (اے پیغمبر) سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کرو، اور فجر کے وقت قرآن پڑھنے کا اہتمام کرو۔ یاد رکھو کہ فجر کی تلاوت میں مجمع حاضر ہوتا ہے۔ (یہ فرشتوں کی حاضری کا وقت ہوتا ہے۔)

قرآنِ کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کریں:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا. نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا. أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾(المزمل: ۱ تا ۴)

ترجمہ: اے چادر میں لپٹنے والے۔ رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو۔ رات کا آدھا حصہ، یا آدھے سے کچھ کم کرلو، یا اس سے کچھ زیادہ کرلو، اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

جو لوگ قرآن مجید سے منہ پھیرتے ہیں یا قرآن مجید کو پڑھ کر بھلا دیں، ان کیلئے سخت وعیدیں ہیں۔

اللہ کی یاد سے اعراض کرنے والوں کا انجام

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا. مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا. خَالِدِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا﴾ (طٰہٰ: ۹۹ تا ۱۰۱)

ترجمہ: (اے پیغمبر) ماضی میں جو حالات گزرے ہیں ان میں سے کچھ واقعات ہم اسی طرح تم کو سناتے ہیں، اور ہم نے تمہیں خاص اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ (قرآن مجید) عطا کیا ہے۔ جو لوگ اس سے منہ موڑیں گے، تو وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھ لادے ہوں گے۔ جس (کے عذاب) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور قیامت کے دن ان کے لیے یہ بدترین بوجھ ہوگا۔

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى﴾ (طٰہٰ: ۱۲۴)

ترجمہ: اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کو بڑی تنگ زندگی ملے گی، اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

ایک مقام پر ہے کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی سے شکوہ کریں گے کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔

اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا﴾ (الفرقان: ۳۰)

ترجمہ: اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ: یا رب! میری قوم اس قرآن کو بالکل چھوڑ بیٹھی تھی۔

تلاوت، نماز اور انفاق والے نقصان نہیں اٹھائیں گے

وہ لوگ جو ایسی تجارت کرتے ہیں جسمیں خسارہ اور نقصان کا ذرا برابر امکان نہیں، اللہ تعالی نے انکی صفات بتائی ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ﴾ (الفاطر: ۲۹)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اور جنہوں نے نماز کی پابندی کر رکھی ہے، اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے وہ (نیک کاموں میں) خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی نقصان نہیں اٹھائے گی۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تلاوت کی اہمیت وفضیلت

احادیثِ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کی بڑی ترغیب دی اور بہت سے فضائل بیان فرمائے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

سب سے بہترین لوگ کون ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. ❶

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔

قرآنِ کریم کے ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا

❶ صحيح البخاری: كتاب فضائل القرآن، باب خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ، رقم الحديث: ۵۰۲۷

أَقُولُ آلٓمٓ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ. ❶

ترجمہ: جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ سارا ''آلٓمٓ'' ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے۔ (یعنی الم پڑھنے پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں)۔

غور کریں کہ ایک حرف پر دس نیکیاں، اگر روزانہ ایک پارے کا اہتمام کریں تو کتنے حرف پڑھنے میں آئیں گے؟ کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ کتنا ثواب ملے گا۔

قرآن مجید کی ایک آیت سیکھنا سو رکعات نفلی عبادت سے افضل ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

يَا أَبَا ذَرٍّ، لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ. ❷

ترجمہ: اے ابوذر! تو صبح کو جا کر کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھے یہ تیرے لیے سو رکعت نماز سے بہتر ہے اور تو صبح جا کر علم کا ایک باب سیکھے خواہ اس پر (اسی وقت) عمل کرے یا نہ کرے یہ تیرے لیے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔

ایک آیت سیکھنے میں کتنا ٹائم لگے گا، زیادہ سے زیادہ دس منٹ لیکن ثواب اتنا کہ سو رکعت سے زیادہ ثواب ہے۔

❶ سنن الترمذی: أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر، رقم الحديث: ۲۹۱۰

❷ سنن ابن ماجه: كتاب الإيمان، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث: ۲۱۹/ قال المنذری فی الترغيب والترهيب (۱/ ۴۵) رواه ابن ماجه: باسناد حسن

کتاب اللہ کی ہر ہر آیت ایک اونٹنی سے بہتر ہے

اسی طرح ایک اور حدیث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ ہم صفہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ، أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ، فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ، وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟

ترجمہ: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان کی طرف یا عقیق کی طرف جائے اور وہ وہاں سے بغیر کسی گناہ اور بغیر کسی قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے آئے؟

ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ، أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ. ❶

ترجمہ: کیا تم میں سے کوئی صبح مسجد کی طرف نہیں جاتا ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں خود سیکھے یا سکھائے، یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین تین سے بہتر ہے اور چار چار سے بہتر ہے، اس طرح آیتوں کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔

---

❶ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن فى الصلاة وتعلمه، رقم الحديث: ۸۰۳

قرآن مجید شفاعت کرے گا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: رَبِّ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ: فَيُشَفَّعَانِ. ❶

ترجمہ: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا کہ پروردگار میں نے دن کے وقت اسے کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا، اس لئے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، اور قرآن کہے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے سے روکے رکھا، اس لئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے قیامت کے دن فرشتوں کیساتھ ہوں گے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ. ❷

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ج۱۳ ص ۳۸، رقم الحديث: ۸۸/مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة: مسند عبد الله بن عمرو رضى الله عنه، ج ۱۱ ص ۱۹۹، رقم الحديث: ۶۶۲۶/المستدرك على الصحيحين: ج ۱ ص ۷۴۰، رقم الحديث: ۲۰۳۶، قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط مسلم /قال الهيثمي في مجمع الذوائد: (۳/ ۱۸۱) رواه والطبراني في الكبير ورجال الطبراني رجال الصحيح/صحيح الجامع الصغير وزيادته: ج ۲ ص ۷۲۰، رقم الحديث: ۳۸۸۲

❷ صحيح البخاري: كتاب تفسير القرآن، باب: يوم ينفخ في الصور فتاتون أفواجا، رقم الحديث: ۴۹۳۷

ترجمہ:اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور قرآن کا ماہر ہو تو (قیامت کے دن) بزرگ، نیکوکار فرشتوں کیساتھ ہوگا، اور اس کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر اسطرح مشکل ہو تو اسکے لئے دوہرا اجر ہے۔

قرآن مجید پڑھنے اور نہ پڑھنے والوں کی مثال

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَیِّبٌ، وَرِیحُهَا طَیِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَیِّبٌ، وَلَا رِیحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ، رِیحُهَا طَیِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِیحَ لَهَا. [1]

ترجمہ: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفیس، اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے، اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ بو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے، اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بو بالکل نہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: مجھے وصیت کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُوصِیکَ بِتَقْوَی اللَّهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ کُلِّهِ.

ترجمہ: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تقوی اختیار کرو اس لئے کہ یہ تمام امور کی جڑ ہے۔

---

[1] سنن ابن ماجه: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث: ۲۱۴

میں نے کہا: مزید وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْکَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَکَ فِي الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَکَ فِي السَّمَاءِ.❶

ترجمہ: تم کو قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے اس لئے کہ یہ تمھارے لیے زمین میں نور ہے اور آسمان میں ذخیرہ ہے۔

دو آدمی قابل رشک ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الكِتَابَ، وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.❷

ترجمہ: کوئی شخص قابل رشک نہیں سوائے دو شخصوں کے، ایک وہ شخص جسے اللہ نے کتاب دی اور وہ اٹھ کر اسے رات کو پڑھتا ہے، اور وہ ایک شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہے۔

قرآن کریم اللہ کی رسی ہے اسکو مضبوطی سے پکڑو

حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا: خوشخبری ہو، خوشخبری ہو، کیا تم لوگ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ہم نے کہا: جی ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶صحیح ابن حبان: کتاب البر والإحسان، باب الصدق والأمر بالمعروف والنهی عن المنكر، ج ۲ ص ۷۶، رقم الحدیث: ۳۶۱/صحیح الترغیب والترهیب: ج ۲ ص ۱۶۴، رقم الحدیث: ۱۴۲۲

❷صحیح البخاری: کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، رقم الحدیث: ۵۰۲۵

فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا، وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا. ❶

ترجمہ: بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے جسکا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمھارے ہاتھ میں ہے، تم اسکو مضبوطی کیساتھ تھام لو، پھر تم ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے اور اسکے بعد کبھی ہلاک نہیں ہوں گے۔

قرآن مجید کی وجہ سے اللہ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے

حضرت عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عسفان میں ملاقات کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مکہ کا امیر مقرر کیا تھا، آپ نے فرمایا کہ تم نے مکہ میں کسے اپنا نائب بنایا ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ ابن ابزی کو، آپ نے پوچھا کہ ابزی کون آدمی ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے، آپ نے فرمایا کہ تو نے ایک غلام کو مکہ کا امیر بنا دیا ہے؟ اس نے کہا کہ "إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ" وہ اللہ کی کتاب کا قاری ہے اور علم فرائض کا عالم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بجا فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعہ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے اور اس کتاب (کو چھوڑ دینے والوں) ذریعہ کو پست و ذلیل کرتا ہے۔

❶ صحیح ابن حبان: كتاب العلم، ج ا ص ۳۲۹، رقم الحديث: ۱۲۲

❷ صحیح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن، رقم الحديث: ۸۱۷

صاحب قرآن اور اسکے والدین کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قرآن مجید روز قیامت اجنبی آدمی کے روپ میں آئے گا اور صاحب قرآن سے پوچھے گا:
کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ (پھر قرآن مجید اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے کہے گا:)

أَنَا صَاحِبُکَ الْقُرْآنُ الَّذِی أَظْمَأْتُکَ فِی الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَیْلَکَ، وَإِنَّ کُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ، وَإِنَّکَ الْیَوْمَ مِنْ وَرَاءِ کُلِّ تِجَارَةٍ فَیُعْطَی الْمُلْکَ بِیَمِینِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَیُوضَعُ عَلَی رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَیُکْسَی وَالِدَاهُ حُلَّتَیْنِ لا یُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْیَا فَیَقُولَانِ: بِمَ کُسِینَا هَذَا؟ فَیُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِکُمَا الْقُرْآنَ. ثُمَّ یُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِی دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا، فَهُوَ فِی صُعُودٍ مَا دَامَ یَقْرَأُ. ❶

ترجمہ: میں وہی ہوں جو تجھے راتوں کو بیدار اور دوپہروں کو کو پیاسا رکھتا تھا، آج ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور آج میں تیری خاطر ہر تاجر کے پیچھے ہوں۔
پھر اسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی دی جائیگی، اور اسکے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اسکے والدین کو دو عمدہ پوشاکیں پہنائی جائیں گی، وہ اس قدر بیش قیمت ہوں گی کہ دنیا اور مافیہا (کی قیمت) انکا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ پوشاکیں ہمارے لیے کیوں؟ جواباً کہا جائے گا: بیٹے کو قرآن مجید سکھانے کی وجہ سے۔ صاحب قرآن کو روز قیامت کہا جائے گا، پڑھتا جا اور جنت کے بالاخانے اور درجات میں چڑھتا جا، پس جب تک وہ پڑھتا رہے گا اور وہ اونچے درجات میں چڑھتا رہے گا۔

---

❶ مسند أحمد: ج ۳۸ ص ۲ رقم الحدیث: ۲۲۹۵۰/قال الهیثمی فی مجمع الزوائد: (۱۵۹/۷) رواه أحمد ورجاله رجال الصحیح/سلسلة الأحادیث الصحیحة: ج ۶ ص ۲۹۲، رقم الحدیث: ۲۸۲۹

قرآنِ کریم کی تلاوت خوش الحانی اور حسنِ صوت کے ساتھ کرنا

قرآنِ کریم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کی جائے

قرآنِ کریم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کی جائے، تحسین قراءت پر پوری توجہ دی جائے لیکن حروف اتنے نہ کھینچے جائیں کہ الفاظ بدل جائیں اور نظم میں خلل واقع ہو جائے، اگر یہ شرائط ملحوظ رکھی جائیں تو حسنِ قراءت افضل ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَتَعَاهَدُوهُ، وَتَغَنَّوْا بِهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ. ❶

ترجمہ: تم اللہ کی کتاب کی تعلیم حاصل کرو اور اسکی نگرانی کرو، اور ترنم اور غنا کے ساتھ تلاوت کیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! یہ قرآن رسی سے نکل کر بھاگنے والی اونٹنی کہ بہ نسبت (سینوں سے) جلدی نکل جانے والا ہے۔

خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کی تاکید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کسی اور چیز کا اس قدر حکم نہیں دیا ہے جتنا قرآن کے ساتھ خوش آوازی کے لیے کسی نبی کو حکم دیا ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ج ۲۸ ص ۵۵۵، رقم الحدیث: ۱۷۳۱۷ / سنن الدارمی: ومن کتاب فضائل القرآن، باب فی تعاهد القرآن، رقم الحدیث: ۳۳۹۲

❷ صحیح البخاری: کتاب فضائل القرآن، باب من لم یتغن بالقرآن، رقم الحدیث: ۵۰۲۴

حسنِ صوت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سالم مولی ابی حذیفہ کی تعریف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار میں رات کو عشاء کے بعد دیر سے پہنچی، تو فرمایا: تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا:
كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهِ وَصَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ.

ترجمہ: آپ کے ایک صحابی کی قرأت توجہ سے سن رہی تھی اس جیسی قرأت اور آواز میں نے کبھی کسی کی نہ سنی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، میں بھی ساتھ کھڑی ہوئی تاکہ آپ کی بات سنوں۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:
هَذَا سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مِثْلَ هَذَا. ❶

ترجمہ: یہ ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے۔

لسانِ نبوت سے حضرت ابن مسعود کی قراءت پر تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کو بشارت دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. ❷

ترجمہ: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن کو بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو اسے چاہیے کہ اس کو ابن ام عبد کی قرات پر پڑھے۔

---

❶ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها ،باب في حسن الصوت بالقرآن ، رقم الحديث: ۱۳۳۸

❷ سنن ابن ماجه: فضل عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ،رقم الحديث: ۱۳۸

حسنِ صوت پر حضرت ابوموسیٰ اشعری کی تعریف وتوصیف

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قراءت سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ❶

ترجمہ: اس شخص کو آل داؤد کی مزامیر میں سے کچھ عطا ہوا ہے۔

کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ مبارک ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیے، یہ سن کر خوشی سے بے قابو ہو گئے اور خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا:

لَوْ عَلِمْتُ لَحَبَّرْتُهُ لَكَ تَحْبِيرًا. ❷

ترجمہ: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں اور اچھی طرح پڑھتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر آیت کو الگ الگ تلاوت فرماتے تھے

قرآن پاک کو اچھی طرح پڑھنا مستحب ہے، قراءت کا مقصد تدبر اور تفکر ہے، اچھی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے تدبر پر مدد ملتی ہے، چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے متعلق بیان فرمایا کہ آپ ہر ہر ایک کو واضح اور الگ کر کے تلاوت فرماتے تھے۔ ❸

ٹھہر ٹھہر کر ایک سورت پڑھنا پورے قرآن کو جلدی پڑھنے سے بہتر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَأَنْ أَقْرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأُرَتِّلَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ هَذْرَمَةً. ❹

❶ سنن النسائی: کتاب الافتتاح، تزیین القرآن بالصوت، رقم الحدیث: ۱۰۲۰

❷ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۴ ص۱۸۳، رقم الحديث: ۲۳۶۶

❸ مسند أحمد: ج۴۴ ص۲۰۶، رقم الحديث: ۲۶۵۸۳/ المستدرك على الصحيحين: كتاب التفسير، ج۲ ص۲۵۲، رقم الحديث: ۲۹۱۰. قال الحاكم هذاحديث صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي

❹ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ ص۴۷۴، رقم الحديث: ۱۹۷۱

ترجمہ: پورا قرآن جلدی جلدی پڑھنے کے مقابلے میں میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے کہ میں صرف سورہ بقرہ کی تلاوت کروں۔

رونا نہ آئے تو رونے کی صورت اختیار کرلیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

إِذَاقَرَأْتُمْ سَجْدَةً فَلَا تَعْجَلُوْابِالسُّجُوْدِ حَتَّى تَبْكُوْافَإِنْ لَمْ تَبْكِ عَيْنُ أَحَدِكُمْ فَلْيَبْكِ قَلْبُهُ. ❶

ترجمہ: جب تم سجدے کی آیت تلاوت کروتو سجدہ کرنے میں جلدی نہ کرو، بلکہ اپنے اوپر گریہ طاری کرلو، اگرتمہاری آنکھیں آنسو نہ بہاسکیں تو دل سے آہ وبکا کرو۔

بتکلف رونے کا طریقہ یہ ہے کہ دل پرغم طاری کرلو، اس لیے کہ غم ہی سے رونے کو تحریک ملتی ہے، دل پرغم طاری کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی وعیداور تہدید پرغورکرے اور یہ دیکھے کہ قرآن نے مجھے کس چیز کا حکم دیا اورکس چیز سے روکا ہے، اس کے بعد قرآنی اوامر ونواہی کی تعمیل میں اپنی کوتاہی پرنظر ڈالے، اس سے یقیناً غم پیدا ہوگا اورغم سے رونا آئے گا، اس کے باوجود گریہ طاری نہ ہوسکے تو اپنے دل کی اس سختی پرملال کرے اور یہ سوچ کرروئے کہ اس کا دل صاف نہیں رہا۔

غافلین کی تلاوت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ. ❷

قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ قرآن ان پرلعنت بھیجتا ہے۔

---

❶ قوت القلوب: الفصل السادس عشر، ج ۱ ص ۸۷

❷ إِحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، ج ۱ ص ۲۷۴

حسنِ صوت سے تلاوت پر خواب میں حضور کی زیارت

قاری ہیثم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ نے مجھ سے فرمایا: ہیثم تو ہی ہے جو قرآن کو آواز سے زینت دیتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جَــزَاکَ الـلّٰـــهُ خَیْرًا'' اللہ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔ ❶

تلاوت کے دوران رونا پسندیدہ ہے

تلاوت کے دوران رونا پسندیدہ ہے، صالح مری رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن پڑھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صالح! ''هٰذِهِ الْقِرَاءَ ةِ فَأَیْنَ الْبُکَاءُ '' یہ تو قراءت ہوئی، رونا کہاں ہے؟ ❷

حسنِ صوت والے سے تلاوت سننا

علقمہ بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ایسا شخص تھا جسے اللہ تعالی نے قرآن مجید کی تلاوت کے سلسلہ میں حسنِ صوت سے نوازا تھا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میری طرف پیغام بھیجتے پھر میں ان کے سامنے تلاوت کرتا تھا، جب میں قرأت سے فارغ ہوتا تو وہ فرماتے: مزید سناؤ ❸

اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کہا کیا چاہتا ہے

تورات میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

یا عبدی أما تستحی منی یأتیک کتاب من بعض إخوانک وأنت فی الطریق تمشی فتعدل عن الطریق وتقعد لأجله وتقرؤه وتتدبره حرفاً

---

❶ إِحیاء علوم الدین: کتاب آداب القرآن، ج ۱ ص ۲۸۰

❷ إِحیاء علوم الدین: کتاب آداب القرآن، ج ۱ ص ۲۷۷

❸ المعجم الکبیر: باب العین، ج ۱۰ ص ۸۲، رقم الحدیث: ۱۰۰۲۳

حرفاً حتی لا یفوتک شیء منه، وهذا کتابی أنزلته إلیک أنظر کم وصلت لک فیه من القول وکم کررت علیک فیه فتأملت طوله وعرضه ثم أنت معرض عنه، أفکنت أهون علیک من بعض إخوانک أی عبدی یقعد إلیک بعض إخوانک فتقبل علیه بکل وجهک وتصغی إلی حدیثه بکل قلبک فإن تکلم متکلم أو شغلک شاغل عن حدیثه أومأت إلیه أن کف وها أنا ذا مقبل علیک ومحدث لک وأنت معرض بقلبک عنی فجعلتنی أهون عندک من بعض إخوانک.❶

ترجمہ: اے میرے بندے! تجھے مجھ سے شرم نہیں آتی، تیرے پاس اگر تیرے کسی بھائی کا خط آتا ہے اور تو راستے میں ہوتا ہے اسے پڑھنے کے لیے راستہ سے ہٹ کر کسی جگہ بیٹھ جاتا ہے اور اسے پڑھتا ہے، صرف پڑھتا ہی نہیں بلکہ اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف پر غور کرتا ہے تاکہ کوئی بات رہ نہ جائے، اور یہ میری کتاب ہے، میں نے تیرے لیے نازل کی ہے اور اس میں ہر بات صاف صاف کھول کھول کر بیان کردی ہے، بہت سے احکام مکرر بیان کیے ہیں تاکہ تو ان کے طول وعرض پر غور کر سکے، مگر تو اس سے اعراض کرتا ہے، کیا تیری نظر میں میری حیثیت اس شخص سے بھی کم ہے جس کا خط تو غور سے پوری توجہ سے پڑھتا ہے، اے میرے بندے! جب تیرا کوئی بھائی تیرے پاس آکر بیٹھتا ہے تو اسے تیری پوری توجہ حاصل ہوتی ہے، تو اس کی بات غور سے سنتا ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص گفتگو کے دوران بولتا ہے تو تو اسے اشارے سے روک دیتا ہے اور کسی کام کی ضرورت پیش آتی ہے تو اسے ملتوی کردیا جاتا ہے اور جب میں تجھ سے ہم کلام ہوتا ہوں تو تیرا دل کہیں اور ہوتا ہے، کیا تیرے نزدیک میری حیثیت اتنی بھی نہیں ہے جتنی تیرے اس بھائی کی ہے۔

---

❶ قوت القلوب: الفصل الثامن عشر، ج ۱ ص ۱۰۹

کثرت نہیں ترتیل مطلوب ہے

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ایسے دو آدمیوں کے متعلق دریافت کیا گیا، جو نمازی ہیں اور ان دونوں کا قیام برابر ہے، لیکن ایک نے سورہ بقرہ تلاوت کی ہے اور دوسرے نے پورا قرآن پڑھا ہے، فرمایا: دونوں اجر وثواب میں برابر ہیں۔ ❶

یہاں یہ بات بھی واضح ہو جانی چاہیے کہ ترتیل صرف تدبر کی وجہ سے مستحب نہیں ہے بلکہ اس شخص کے لیے بھی ترتیل مستحب ہے جو قرآن کے معنی نہ سمجھتا ہو، اس لیے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے میں قرآن کا ادب اور احترام زیادہ ہے اور جلدی پڑھنے کے مقابلے میں ٹھہر کر پڑھنے سے دل میں زیادہ اثر ہوتا ہے۔

تلاوتِ قرآن کے متعلق اسلافِ امت کے چھبیس زریں اقوال

۱......مشقت کے بقدر اجر وثواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَنْ قَرَأَهُ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الصَّلَاةِ فَلَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسُوْنَ حَسَنَةً وَمَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ وَهُوَ عَلَى وُضُوْءٍ فَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَمَنْ قَرَأَهُ عَلَى غَيْرِ وَضُوْءٍ فَعَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمَا كَانَ مِنَ الْقِيَامِ بِاللَّيْلِ فَهُوَ أَفْضَلُ لِأَنَّهُ أَفْرَغُ لِلْقَلْبِ. ❷

ترجمہ: جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرے اسے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں حاصل ہوں گی اور جو شخص نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے اسے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں ملیں گی اور جو شخص نماز نہ پڑھنے کی حالت میں باوضو ہو کر قرآن

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، ج ۱ ص ۲۷۷

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثاني، ج ۱ ص ۲۷۵

پاک کی تلاوت کرے اُسے پچیس نیکیاں حاصل ہوں گی اور جو بلا وضو ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرے اُسے دس نیکیاں حاصل ہوں گی، رات کا قیام افضل ترین عبادت ہے، اس لیے کہ رات کو یکسوئی ہوتی ہے اور دل ہر طرح کے تفکرات سے آزاد ہوتا ہے۔

۲......تلاوت سے حافظہ بڑھتا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

ثَلاثٌ يَزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَيُذْهِبْنَ الْبَلْغَمَ اَلسِّوَاكُ وَالصِّيَامُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ. ❶

ترجمہ: یہ تین اعمال ایسے ہیں جن سے حافظہ بڑھتا ہے اور بلغم ختم ہو جاتا ہے:
(۱) مسواک کرنا۔ (۲) روزہ رکھنا۔ (۳) قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

۳......حاملِ قرآن کے اعمال واوصاف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَنبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذَا النَّاسُ نَائِمُونَ، وَبِنَهَارِهِ إِذَا النَّاسُ يُفْطِرُونَ، وَبِحُزْنِهِ إِذَا النَّاسُ يَفْرَحُونَ، وَبِبُكَائِهِ إِذَا النَّاسُ يَضْحَكُونَ، وَبِصَمْتِهِ إِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ، وَبِخُشُوعِهِ إِذَا النَّاسُ يَخْتَالُونَ، وَيَنبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ بَاكِيًا، مَحْزُونًا، حَلِيمًا، سَكِيتًا، لَيِّنًا، وَلا يَنبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ جَافِيًا وَلا غَافِلًا، وَلا سَخَّابًا، وَلا صَيَّاحًا، وَلا حَدِيدًا.

ترجمہ: حاملِ قرآن بہت سی باتوں سے پہچانے جاتے ہیں، رات میں جب لوگ سوتے ہیں وہ جاگتے ہیں، دن میں جب لوگ گناہوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ عبادت کرتے ہیں، جب لوگ خوش ہوتے ہیں تو وہ غمگین ہوتے ہیں، جب لوگ قہقہے

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الأول، ج ۱ ص ۲۷۴

لگاتے ہیں تو وہ روتے ہیں، جب لوگ بات چیت کرتے ہیں تو وہ خاموش نظر آتے ہیں، جب لوگ تکبر کرتے ہیں تو وہ ڈرتے ہوئے اور سہمے ہوئے رہتے ہیں، حفاظ قرآن کو چاہیے کہ وہ نرم خو، خاموش طبع ہوں، وہ سخت مزاج، غافل، شور مچانے والا، چیخنے والا اور سخت دل نہ ہو۔ (1)

۴......تلاوت کے ساتھ عمل کا اہتمام کریں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أُنْزِلَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لِيَعْمَلُوا بِهِ فَاتَّخَذُوا دِرَاسَتَهُ عَمَلًا، إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَتْلُوا مِنْ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ مَا يُسْقِطُ مِنْهُ حَرْفًا وَقَدْ أَسْقَطَ الْعَمَلَ بِهِ. (2)

ترجمہ: لوگوں پر قرآن اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ اس پر عمل کریں لیکن لوگوں نے قرآن کی تلاوت کو عمل سمجھ لیا ہے، بہت سے لوگ ایسے ہیں وہ شروع سے آخر تک پورا قرآن پڑھتے ہیں، ایک حرف بھی نہیں چھوڑتے ہیں، لیکن عمل کسی ایک آیت پر بھی نہیں کرتے۔

۵......قرآن کریم میں اولین اور آخرین کا علم ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَدْتُمُ الْعِلْمَ فَأَثِيْرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. (3)

ترجمہ: جب تم علم حاصل کرنا چاہو تو قرآن سے ابتداء کرو اس لیے کہ قرآن کریم میں اولین و آخرین کا علم ہے۔

(1) الزهد لأبي داود: من خبر ابن مسعود، ج ۱ ص ۱۷۰، الرقم: ۱۷۳

(2) قوت القلوب: الفصل الثامن عشر، ج ۱ ص ۱۰۸

(3) الزهد والرقائق لابن المبارك: باب ما جاء في ذم التنعم في الدنيا، ص ۲۸۰، الرقم: ۸۱۴

۶......اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کی علامت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا يَضُرُّ رَجُلًا لَا يَشَاءُ عَنْ نَفْسِهِ إِلَّا الْقُرْآنَ، فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ الْقُرْآنَ فَهُوَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❶

ترجمہ: اُس شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا جو اپنے نفس کے لیے صرف قرآن چاہتا ہوگا، پس اگر وہ قرآن سے محبت رکھتا ہوگا تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے بھی محبت رکھے گا۔(اور اگر تمہارا نفس قرآن سے نفرت کرتا ہوگا تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے بھی نفرت کرے گا۔)

۷...... ہر ایک کو اُس کی محنت کے بقدر حصہ ملتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ أَرَادَ عِلْمَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَآثِرُوا الْقُرْآنَ وَأَعْظَمُ عُلُوْمِ الْقُرْآنِ تَحْتَ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصِفَاتِهِ إِذْ لَمْ يُدْرِكْ أَكْثَرَ الْخَلْقِ مِنْهَا إِلَا أُمُوْرًا لَائِقَةً بِأَفْهَامِهِمْ وَلَمْ يَعْثِرُوا عَلَى أَغْوَارِهَا. ❷

ترجمہ: جو شخص اولین اور آخرین کا علم حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کو ذریعہ بنائے، قرآن پاک میں علوم کا بڑا حصہ ان آیات کے اندر پوشیدہ ہے جو اللہ رب العزت کے اسماء اور صفات سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ علوم اتنے ہمہ گیر ہیں کہ جن لوگوں نے بھی ان کی جستجو کی ہے انہیں کچھ نہ کچھ ملا ضرور ہے لیکن کوئی تہ کو نہیں پہنچ سکا۔

۸...... ہر آیت جنت میں درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

❶ الزهد والرقائق لابن المبارك: باب فضل ذكر الله عزوجل، ص ۳۸۸، الرقم: ۱۰۹۷

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثانی، ج ۱ ص ۲۸۳

كُلُّ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمِصْبَاحٌ فِي بُيُوتِكُمْ. ❶

ترجمہ: قرآن کریم کی ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے اور تمہارے گھروں کا چراغ ہے۔

نیز آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ أُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ، إِلَّا أَنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ. ❷

ترجمہ: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کے دونوں پہلوؤں پر نبوت درج کردی جاتی ہے البتہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

۹......تلاوت برکت اور ملائکہ کے حضور کا سبب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْبَيْتُ إِذَا تُلِيَ فِيهِ كِتَابُ اللّٰهِ اتَّسَعَ بِأَهْلِهِ، وَكَثُرَ خَيْرُهُ، وَحَضَرَتْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَخَرَجَتْ مِنْهُ الشَّيَاطِينُ، وَالْبَيْتُ الَّذِي لَمْ يُتْلَ فِيهِ كِتَابُ اللّٰهِ، ضَاقَ بِأَهْلِهِ، وَقَلَّ خَيْرُهُ، وَتَنَكَّبَتْ عَنْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَحَضَرَهُ الشَّيَاطِينُ. ❸

ترجمہ: جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ گھر اپنے رہنے والوں پر وسیع ہوجاتا ہے، اس کی برکتیں بڑھ جاتی ہیں، اس میں ملائکہ آتے ہیں اور شیطان نکل جاتے ہیں، اور جس گھر میں اللہ کی کتاب نہیں پڑھی جاتی وہ گھر اپنے رہنے والوں کے لیے تنگ ہو جاتا ہے۔ اس کی برکتیں کم ہو جاتی ہیں اس سے ملائکہ نکل جاتے ہیں اور شیطان آجاتے ہیں۔

---

❶ الزهد والرقائق: باب ماجاء فی ذم التنعم فی الدنیا، ص ۲۷۲، الرقم: ۷۸۹

❷ الزهد والرقاق: لابن المبارک: باب ما جاء فی ذم التنعم فی الدنیا، ص ۲۷۵، الرقم: ۷۹۹

❸ مصنف ابن أبی شیبة: کتاب فضائل القرآن، فی البیت الذی یقرأ فیه القرآن، ج ٦ ص ۱۲۷، رقم الحدیث: ۳۰۰۲۷

۱۰......جس سینے میں قرآن ہو اللہ اُسے عذاب نہیں دے گا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ،فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يُعَذِّبَ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ. ❶

ترجمہ: قرآن کریم ضرور پڑھا کرو اور ان لٹکے ہوئے صحائف سے دھوکہ مت کھاؤ، اللہ تعالی اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جس کے سینے میں قرآن ہو۔

۱۱......قرآنِ کریم کے اَوامر اور زَواجر سے واقفیت حاصل کریں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے اتنی زندگی گزاری، ہم میں سے ہر ایک کو قرآن سے پہلے ایمان دیا جاتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سورت نازل ہوتی تو وہ اس کے حلال وحرام سیکھتا اور اَوامر وزَواجر سے واقف ہوتا اور یہ معلوم کرتا کہ کسی جگہ پر توقف کرنا چاہیے، پھر ہم نے ایسے لوگ دیکھے کہ انہیں ایمان سے پہلے قرآن ملتا ہے، وہ الحمد سے والناس تک پڑھ جاتے ہیں اور انہیں یہ نہیں معلوم ہو پاتا کہ قرآن پاک میں اَوامر وزَواجر آیات کون کون سی ہیں اور یہ کہ انہیں کن مقامات پر توقف کرنا چاہیے، بس پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ❷

۱۲......رات میں غور وفکر کرو اور دن میں تلاوت کرو

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ مَرَاحِلَ وَجَعَلْتُمُ اللَّيْلَ جَمَلاً فَأَنْتُمْ تَرْكَبُونَهُ فَتَقْطَعُونَ بِهِ مَرَاحِلَهُ وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَأَوْهُ رَسَائِلَ أَتَتْهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ

❶ سنن الدارمی: ومن كتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرء القرآن، ج۴ص ۲۰۹۲، الرقم: ۳۳۶۲

❷ السنن الكبرى للبيهقي: جماع أبواب صلاة الامام وصفة الأئمة، ج۳ص ۱۷۰، رقم الحديث: ۵۲۹۰

فَكَانُوا يَتَدَبَّرُونَهَا بِاللَّيْلِ وَيَنفُذُونَهَا بِالنَّهَارِ. ❶

ترجمہ: تم نے قرآن کو منزلیں ٹھہرایا ہے اور رات کو اونٹ سمجھ لیا ہے، تم لوگ رات کی پشت پر سوار ہو کر منزلیں طے کرتے ہو، جبکہ تم سے پہلے لوگ قرآن کو اپنے رب کا پیغام سمجھتے تھے رات کو اس پیغام میں غور و فکر کرتے اور دن کو اس پر عمل کرتے۔

۱۳......حاملِ قرآن اسلام کا علمبردار ہے

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ رَايَةِ الْإِسْلَامِ لَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَلْغُوَ مَعَ مَنْ يَلْغُو وَلَا أَنْ يَلْهُوَ مَعَ مَنْ يَلْهُو وَلَا يَسْهُوُ مَعَ مَنْ يَسْهُو وَيَنبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ لَا يَكُونَ لَهُ إِلَى الْخَلْقِ حَاجَةٌ لَا إِلَى الْخُلَفَاءِ، فَمَنْ دُونَهُمْ وَيَنبَغِي أَنْ يَكُونَ حَوَائِجُ الْخَلْقِ إِلَيْهِ. ❷

ترجمہ: حافظ قرآن اسلام کا علمبردار ہوتا ہے، قرآن کی عظمت اور تقدس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ لہو سہو اور لغو کاموں میں مشغول نہ ہو۔ حافظ قرآن کو ایسا ہونا چاہیے کہ بادشاہ سے لے کر ادنی درجے کے انسان تک کسی کا بھی وہ محتاج نہ ہو، بلکہ سب لوگ اس کے محتاج ہوں۔

۱۴......اللہ رب العزت کو سب سے زیادہ تلاوت پسند ہے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ فِي الْمَنَامِ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَا أَفْضَلَ مَا تَقَرَّبَ بِهِ إِلَيْكَ الْمُتَقَرِّبُونَ؟.

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا، عرض کیا: یا رب! تیری قربت کا افضل ترین ذریعہ کیا ہے؟

❶قوت القلوب: الفصل الثامن عشر، ج ۱ ص ۱۰۷

❷حلیة الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: فضيل بن عياض، ج۸ ص ۹۲

قَالَ: بِكَلاَمِي يَا أَحْمَدُ.

ترجمہ: ارشاد فرمایا: اے احمد! قرآن کی تلاوت۔

قُلْتُ: يَا رَبِّ، بِفَهْمٍ، أَوْ بِغَيْرِ فَهْمٍ؟

ترجمہ: میں نے عرض کیا: سمجھ کے ساتھ یا بغیر سمجھے؟

قَالَ: بِفَهْمٍ، وَبِغَيْرِ فَهْمٍ. ❶

ترجمہ: فرمایا: سمجھ کے ساتھ ہو یا بغیر سمجھے (یعنی دونوں طرح سے۔)

۱۵......ختم قرآن کرنے والے کے لئے فرشتوں کی صبح سے شام تک دعائیں

حضرت عبدہ بن أبی لبابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ بِنَهَارٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِذَا فَرَغَ مِنْهُ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ. ❷

ترجمہ: جب کوئی شخص دن کے وقت قرآنِ کریم ختم کرے تو فرشتے شام تک اُس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، اور اگر کوئی شام کے وقت ختم قرآن کرے تو صبح تک فرشتے اس کے لئے دعا میں مشغول ہوتے ہیں۔

۱۶......رب العالمین سے تلات کی سماعت کے وقت انسانوں کی حالت

محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَاسَمِعَ النَّاسُ الْقُرْآنَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجل يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَأَنَّهُمْ لَمْ يَسْمَعُوهُ قَطُّ. ❸

ترجمہ: جب قیامت کے روز لوگ اللہ تعالیٰ سے کلام پاک سنیں گے تو انہیں ایسا لگے گا کہ جیسے انہوں نے اس سے پہلے کبھی قرآن نہ سنا ہو۔

---

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أحمد بن حنبل، ج ۱۱ ص ۳۴۷، رقم الترجمة: ۷۸

❷ حلية الأولياء: ترجمة: عبدة بن أبى لبابة، ج ۶ ص ۱۱۳

❸ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث، ج ۱ ص ۲۷۴

۱۷......فرشتے تلاوت کرنے والے کی پیشانی کو بوسہ دیتے ہیں

حضرت حبیب بن اَبی عمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ،قَبَّلَ الْمَلَکُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ. ❶

ترجمہ: جب کوئی شخص قرآن پاک ختم کرتا ہے تو فرشتے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہیں۔

۱۸......تلاوت کرنے والے کے درجات کی بلندی

حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ نَشَرَ مُصْحَفاً حِیْنَ یُصَلِّی الصُّبْحَ فَقَرَأَ مِنْهُ مِائَةَ آیَةٍ رَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَل لَهُ مِثْلَ عَمِلِ جَمِیْعِ أَهْلِ الدُّنْیَا. ❷

ترجمہ: جو شخص نماز فجر کے بعد قرآن کریم کھول کر سو آیتیں تلاوت کرے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام دنیا والوں کے اعمال کے بقدر اس کے درجات بلند فرماتے ہیں۔

۱۹......تلاوت کے دوران بات چیت سے گریز کریں

ایک عالم دین فرماتے ہیں:

إِذَاقَرَأَابْنُ آدَمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ خَلَطَ ثُمَّ عَادَ فَقَرَأَقِیْلَ لَهُ مَالَکَ وَلِکَلَامِیْ. ❸

ترجمہ: جب کوئی شخص قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے اور درمیان میں بات چیت بھی کرتا رہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تجھے ہمارے کلام سے کیا تعلق؟

۲۰......قرآن پر عمل نہ کرنے والوں کی سزا

حضرت سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلزَّبَانِیَّةُ أَسْرَعُ إِلَی حَمَلَةِ الْقُرْآنِ الَّذِیْنَ یَعْصُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَل مِنْهُمْ إِلَی

❶شعب الإیمان :تعظیم القرآن، ج۳ص ۴۲۳،الرقم: ۱۹۱۰

❷إِحیاء علوم الدین: کتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الأول، ج ۱ ص ۲۷۴

❸إِحیاء علوم الدین: کتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الأول، ج ۱ ص ۲۷۴

عَبْدَةِ الْأَوْثَانِ حِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ سُبْحَانَه بَعْدَ الْقُرْآنِ. ❶

ترجمہ: دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے ان حفاظ قرآن کو پکڑیں گے جو قرآن پڑھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں۔

۲۱......قرآن سے دل لگاؤ

قاسم بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ آپ کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس سے دل لگا رہے؟ "فَمَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمُصْحَفِ وَوَضَعَهُ عَلَى حِجْرِهِ وَقَالَ هذا" انہوں نے قرآن پاک اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اور فرمایا: یہ ہے۔ ❷

۲۲......قرآن تلاوت اور عمل کرنے والوں کے لئے نافع ہے

حضرت میسر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْغَرِيْبُ هُوَ الْقُرْآنُ فِيْ جَوْفِ الْفَاجِرِ. ❸

ترجمہ: فاسق وفاجر کے سینے میں قرآن بے یارومددگار آدمی کی طرح ہوتا ہے۔

۲۳......فرشتے کسی کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں اور کسی پر لعنت بھیجتے ہیں

ایک بزرگ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَفْتَتِحَ سُوْرَةً فَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَفْتَتِحَ سُوْرَةً فَتَلْعَنُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا فَقِيْلَ لَهُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا أَحَلَّ حَلَالَهَا وَحَرَّمَ حَرَامَهَا صَلَّتْ عَلَيْهِ وَإِلَّا لَعَنَتْهُ. ❹

❶ إِحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الأول، ج ۱ ص ۳۷۴

❷ إِحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الأول، ج ۱ ص ۳۷۴

❸ إِحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، ج ۱ ص ۳۷۴

❹ إِحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الأول، ج ۱ ص ۳۷۵

ترجمہ: ایک بندہ کوئی سورت شروع کرتا ہے تو اس کے ختم تک فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں، اور ایک بندہ کوئی سورت شروع کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، کسی نے عرض کیا: یہ فرق کیوں ہوتا ہے؟ تو فرمایا: وہ بندہ جو قرآن کے حلال کو حلال، حرام کو حرام سمجھتا ہے فرشتوں کی دعائے رحمت کا مستحق ہوتا ہے، اور جو بندہ ایسا نہیں ہے اس کے حصے میں لعنت ہے۔

۲۴......تلاوت یوں تدبر کے ساتھ ہو جیسے غلام آقا کا خط پڑھتا ہے

محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ بَلَغَهُ الْقُرْآنُ فَكَأَنَّمَا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَإِذَا قَدَّرَ ذٰلِكَ لَمْ يَتَّخِذْ دِرَاسَةَ الْقُرْآنِ عَمَلَهُ بَلْ يَقْرَؤُهُ كَمَا يَقْرَأُ الْعَبْدُ كِتَابَ مَوْلَاهُ الَّذِي كَتَبَهُ إِلَيْهِ لِيَتَأَمَّلَهُ وَيَعْمَلَ بِمُقْتَضَاهُ. ❶

ترجمہ: جس شخص نے قرآن پاک کی تلاوت کی گویا اس نے حق تعالیٰ سے کلام کیا، اگر تلاوت کرنے والا خود کو قرآن کا مخاطب سمجھے تو پڑھ لینے ہی کو اپنا عمل قرار نہ دے، بلکہ اس طرح پڑھے جیسے کہ کوئی غلام اپنے آقا کا خط پڑھتا ہے۔ اس کے ہر لفظ پر غور کرتا ہے، اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۲۵......قرآن دل کے لئے بمنزلہ بارش کے ہے

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے:

مَازَرَعَ الْقُرْآنُ فِي قُلُوبِكُمْ فَإِنَّ الْقُرْآنَ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ كَمَا أَنَّ الْغَيْثَ رَبِيعُ الْأَرْضِ. ❷

ترجمہ: اے قرآن والو! قرآن نے تمہارے دل میں کیا بویا ہے، قرآن مؤمن کے حق میں بہار ہے، جس طرح بارش زمین کے حق میں بہار ہے۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثاني، ج ۱ ص ۲۸۵

❷ حلية الأولياء: ترجمة: مالك بن دينار، ج ۲ ص ۳۵۸

۲۶......قرآن سے فیض کا حصول نیت کے بقدر ہوتا ہے

حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يُجَالِسْ أَحَدٌ هٰذَا الْقُرْآنَ إِلَّا قَامَ بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ (الإسراء: ۸۲)

ترجمہ: جو شخص قرآن کی صحبت اختیار کرتا ہے، وہ فائدہ حاصل کرتا ہے یا نقصان۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ (الإسراء: ۸۲)

ترجمہ: وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہے اور ناانصافوں کو اس سے الٹا نقصان بڑھتا ہے۔

ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کرنے والے پانچ حضرات

۱......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کرنا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر رات ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے، عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ آج رات میں مقام ابراہیم پر غالب رہوں گا، چنانچہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر مقام ابراہیم پر پہنچا، میں وہاں کھڑا تھا کہ اتنے میں ایک شخص نے میری کمر پر ہاتھ رکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے سورہ فاتحہ شروع کی پھر پڑھتے رہے یہاں تک کہ پورا قرآن ختم کردیا پھر رکوع سجدہ کیا:

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث، ج ۱ ص ۲۸۵

فَبَدَأَبِأُمِّ الْقُرْآنَ فَقَرَأَ حَتَّى خَتَمَ الْقُرْآنَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ. ❶

ترجمہ: پس انہوں نے سورہ فاتحہ سے قرآن شروع کیا اور یہاں تک کہ قرآن مکمل کردیا، رکوع کیا اور سجدہ کیا (یعنی نماز مکمل کی اور چلے گئے۔)

۲......حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کرنا

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے:

عن ابن سيرين أن تميما الدارى كان يقرأ القرآن فى ركعة. ❷

۳......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کرنا

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رات کو اس قدر روتے تھے کہ آپ کی بینائی میں فرق آ گیا تھا اور آنکھوں سے پانی بہنے لگا تھا، اور آپ نے اس آیت کو ''وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ'' کو بیس سے زائد مرتبہ دہرایا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے:

أَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ فَقَرَأَالْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ فِيْ كُلِّ لَيْلَتَيْنِ. ❸

ترجمہ: ایک رات آپ نے خانہ کعبہ کے اندر قیام کیا اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کیا۔ ویسے آپ کا معمول دو رات میں ایک دفعہ قرآنِ کریم ختم کرنے کا تھا۔

۴......اس امت میں وہ چار حضرات جنہوں نے ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کیا

اس امت میں چار ایسے حضرات بھی گزرے ہیں جنہوں نے ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کیا ہے، جن میں دو صحابہ میں سے تھے اور دو تابعین میں سے،

❶معرفة الصحابة: ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۱ ص ۱۷، رقم: ۲۷۷

❷سير أعلام النبلاء: ترجمة: تميم الداري أبو رقية، ج ۲ ص ۴۴۵

❸تذكرة الحفاظ: ترجمة: سعيد بن جبير الكوفي، ج ۱ ص ۶۱

صحابہ میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما اور تابعین میں امام اعظم ابوحنیفہ اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ:

خارجة بن مصعب يقول ختم القرآن في ركعة أربعة من الأئمة، عثمان بن عفان، وتميم الداري، وسعيد بن جبير، وأبو حنيفة. ❶

۵......دو رکعتوں میں دو مرتبہ قرآن کریم تلاوت کرنا

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۲ھ) کے متعلق سید صباح الدین عبدالرحمٰن لکھتے ہیں۔ (آپ نے) آخر عمر میں کلام پاک حفظ کیا تھا، ہر روز دو بار کلام پاک ختم کرتے تھے، ایک بار حضرت قاضی حمید الدین اور مولانا بدر الدین غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ جامع مسجد دہلی میں معتکف ہوئے تو دن اور رات میں دو بار کلام پاک ختم کرتے، ایک رات تہیہ فرمایا کہ پوری رات میں صرف دو رکعت نماز ادا کریں، چنانچہ نمازِ عشاء کے بعد حضرت قاضی حمید الدین امام ہوئے اور خود حضرت خواجہ قطب الدین اور مولانا بدر الدین غزنوی مقتدی بن کر پیچھے کھڑے ہوئے، حضرت خواجہ حمید الدین نے پہلی رکعت میں ایک قرآن اور چار پارے پڑھے، دوسری رکعت میں دوسرا قرآن ختم کیا، آخر میں دعا کی کہ الٰہی تیری عبادت نہیں ہوسکتی، لیکن تو اپنی رحمت سے ہم کو بخش دے۔ ❷

روزانہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرنے والے بتیس حضرات

ا......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ایک رکعت میں ختم قرآن

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے:

دَخَلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْكَعْبَةَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ

❶ تاريخ بغداد: ج ۱۳ ص ۳۵۵/ أخبار أبي حنيفة وأصحابه: ج ۱ ص ۵۶/ تهذيب الكمال في أسماء الرجال: ج ۲۹ ص ۴۳۶

❷ بزم صوفیہ: ص ۱۰۱

يَـخْتِـمُ الْـقُـرْآنَ فِـيـمَـا بَيْـنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَتَيْنِ. ❶

ترجمہ: ایک مرتبہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کعبہ میں داخل ہوئے اور ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کیا، نیز آپ کا معمول ہر دوراتوں میں ایک قرآن پاک ختم کرنے کا تھا۔

۲......حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ہر شب میں ختم قرآن

حضرت مجاہد رحمہ اللہ رمضان میں مغرب وعشاء کے درمیان ایک قرآن پاک ختم کر لیتے تھے (عشاء کی نماز کو مؤخر کرتے تھے۔)

اَنّ مـجاهدارحمه اللّٰه كان يختم القرآن في رمضان فيما بين المغرب والعشاء. ❷

۳......حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم کی تلاوت

حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے، اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے:

كَانَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَيَصُومُ الدَّهْرَ. ❸

۴......حضرت منصور بن زدان رحمہ اللہ کا کثرت سے تلاوت

حضرت منصور بن زدان رحمہ اللہ کثرت سے تلاوت کیا کرتے تھے:

كـان يـخـتـم الـقـرآن مـا بـيـن الـظـهـر والعصر، ويختمه أيضاً فيما بين المغرب والعشاء، ويختمه فيما بين المغرب والعشاء في رمضان ختمتين وشيئا، وكان يؤخر العشاء في رمضان إلى أن يمضى ربع الليل. ❹

---

❶ حلية الأوليا: ترجمة: سعيدبن جبير، ج۴ ص ۲۷۳/أخبار القضاة: ج۳ص ۵۴

❷ الأذكار للنووی: ج ۱ ص ۱۰۲

❸ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ص ۴۸۹، الرقم: ۱۹۹۵

❹ الأذكار للنووی: ج ۱ ص ۱۰۲ /شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ ص ۴۹۰، الرقم: ۱۹۹۹ /حلية الأولياء: ترجمة: منصوربن زاذان، ج۳ص ۵۷

ترجمہ: ہر روز ظہر وعصر کے درمیان ایک قرآن پاک ختم کرلیا کرتے تھے، کبھی مغرب وعشاء کے درمیان ختم کر لیتے تھے، رمضان المبارک میں مغرب وعشاء کے درمیان دو قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں عشاء کی نماز کو موخر کرکے رات کے آخری حصے میں پڑھا کرتے تھے۔

۵......حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا رمضان المبارک میں ساٹھ ختم قرآن

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے:

صلى أبو حنيفة فيما حفظ عليه صلاة الفجر بوضوء العشاء أربعين سنة، فكان عامة الليل يقرأ جميع القرآن في ركعة واحدة، وحفظ عليه أنه ختم القرآن في الموضع الذي توفي فيه سبعة آلاف. ❶

ترجمہ: آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی، آپ ہر شب ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے، رمضان المبارک میں آپ ساٹھ قرآن پاک ختم کرتے تھے، روزانہ ایک دن میں ایک رات میں، مروی ہے کہ آپ نے سات ہزار مرتبہ قرآن پاک ختم کیا۔

۶......امام علی اَزدی رحمہ اللہ کا رمضان میں ہر رات ختم قرآن

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ الْأَزْدِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. ❷

ترجمہ: امام علی ازدی رحمہ اللہ رمضان کی ہر رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

---

❶ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ترجمة: النعمان بن ثابت التيمي أبوحنيفة، ج ۲۹ ص ۳۴

❷ مصنف ابن أبي شيبة: كتاب الصلاة، باب من رخص أن يقرأ القرآن في ليلة وقراء ته في ركعة، ج ۲ ص ۲۴۳، الرقم: ۸۵۹۵

۷......حضرت سعد بن ابراہیم کا ہر دن ایک قرآن کریم کی تلاوت

كَانَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَصُومُ الدَّهْرَ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.❶

ترجمہ: حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے۔

۸......حضرت عمر بن حسین رحمہ اللہ کا ہر رات ایک قرآنِ کریم تلاوت کرنا

حضرت عمر بن حسین رحمہ اللہ رمضان میں ہر رات ایک قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے، ان کا رمضان میں معمول تھا:

يَسْتَفْتِحُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.❷

ترجمہ: ہر رات ایک قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔

۹......امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ہر دن ایک قرآن کریم تلاوت کرنا

امام عمرو بن علی الفلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَحْيَى بْن سعيد الْقَطَّان يختم الْقُرْآن فِي كل يَوْم وَلَيْلَة.❸

ترجمہ: حضرت امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۱۰......حضرت سلیم بن عتر رحمہ اللہ کا ہر شب میں تین ختم قرآن

حضرت سلیم بن عتر رحمہ اللہ جو بڑے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح مصر میں شریک تھے، ان کا معمول تھا کہ ہر شب میں تین ختم قرآن شریف کے کرتے تھے:

---

❶ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ص ۴۸۹، الرقم: ۱۹۹۶

❷ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ص ۴۸۹، الرقم: ۱۹۹۷

❸ الثقات لابن حبان: ج۷ص ۶۱۱، رقم الترجمة: ۱۱۷۱۳/شعب الإيمان : ج۳ ص ۴۹۰، الرقم: ۱۹۹۸

كان سليم بن عتر يختم القرآن كل ليلة ثلاث مرات.❶

۱۱......امام شافعی رحمہ اللہ کا رمضان المبارک میں ساٹھ ختم قرآن

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے، روزانہ ایک دن میں، اور ایک رات میں:

كان الشافعي يختم القرآن في رمضان ستين ختمة.❷

۱۲......امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کا ہر شب میں ختم قرآن

حضرت امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ سفر وحضر میں اکثر روزہ رکھا کرتے تھے، اور روزانہ رات کو ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے:

يحي بن اكثم قال: صحبت وكيعا في السفر والحضر وكان يصوم الدهر ويختم القرآن كل ليلة.❸

۱۳......حضرت کُرز رحمہ اللہ کا دن رات میں تین مرتبہ ختم قرآن

حضرت فضیل بن غزوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کُرز بن وَبرہ حارثی رحمہ اللہ کے گھر گیا تو دیکھا کہ ان کے سامنے ان کا مصلی تھا جس کو انہوں نے بھوسہ وغیرہ سے بھرا ہوا ہے:

وَبَسَطَ عَلَيُهَا كِسَاءً مِنُ طُولِ الْقِيَامِ فَكَانَ يَقُرَأُ فِي الْيَوُمِ وَاللَّيُلَةِ الْقُرُآنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَانَ لِكُرُزٍ عُودٌ عِنُدَ الْمِحُرَابِ يَعْتَمِدُ عَلَيُهِ إِذَا نَعَسَ.❹

ترجمہ: اور طویل قیام کرنے کے لئے اس پر چادر بچھائی ہوئی ہے، حضرت کرز رحمہ اللہ دن رات میں تین مرتبہ قرآن (مکمل) پڑھ لیتے تھے، محراب کے پاس ان کی ایک لکڑی ہوتی کہ جب اونگھ آتی تو اس پر ٹیک لگا لیتے تھے۔

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: سليم بن عتر بن سلمة بن مالك، ج ۲۷ ص ۲۷۴

❷ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان، ج ۵۱ ص ۳۹۲

❸ صفة الصفوة: ترجمة: وكيع بن الجراح بن مليح، ج ۲ ص ۹۹

❹ حلية الأولياء: ترجمة: كرز بن وبرة الحارثي، ج ۵ ص ۷۹

۱۴......بقی بن مخلد رحمہ اللہ کا ہر رات ختم قرآن

امام ذہبی رحمہ اللہ امام بقی بن مخلد رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

إنه كان يختم القرآن كل ليلة فى ثلاث عشرة ركعة ويسرد الصوم وحضر سبعين غزوة. ❶

ترجمہ: امام بقی بن مخلد رحمہ اللہ ہر رات تیرہ رکعتوں میں ایک قرآن کریم تلاوت کرتے تھے، اور مسلسل روزہ رکھتے تھے اور آپ نے ستر مرتبہ جہاد میں شرکت کی۔

۱۵......امام بخاری رحمہ اللہ کا رمضان میں اکتالیس قرآنِ کریم تلاوت کرنا

خطیب بغدادی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كان محمد بن إسماعيل البخارى إذا كان أول ليلة من شهر رمضان يجتمع إليه أصحابه فيصلى بهم ويقرأ فى كل ركعة عشرين آية، وكذلك إلى أن يختم القرآن. وكان يقرأ فى السحر ما بين النصف إلى الثلث من القرآن فيختم عند السحر فى كل ثلاث ليال، وكان يختم بالنهار كل يوم ختمة وكون ختمة عند الإفطار كل ليلة، ويقول: عند كل ختم دعوة مستجابة. ❷

ترجمہ: جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تو اپنے اصحاب کو جمع کرتے اور انہیں نماز (تراویح) پڑھاتے، اور ہر رکعت میں بیس بیس آیات پڑھ کر ختم کیا کرتے تھے، پھر خود تنہا آخر شب میں نصف یا ثلثِ قرآن پڑھتے، اس طرح ہر تیسرے دن ایک قرآن ختم فرماتے تھے، پھر دن بھر بھی تلاوت کرتے رہتے تھے اور روزانہ افطار کے وقت قرآن کریم ختم فرماتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ ہر ختم پر دعا قبول ہوتی ہے۔

---

❶ تذكرة الحفاظ: الطبقة العاشرة، ج۲ ص ۱۵۲

❷ تاريخ بغداد: ترجمة: محمدبن اسماعيل بن ابراهيم البخارى، ج۲ ص ۱۲/ تاريخ مدينة دمشق: ج۵۲ ص ۷۹/ طبقات الشافعية الكبرى: ج۲ ص ۲۲۴

۱۶......ہر روز ایک عمرہ اور ایک ختم قرآن

محبّ الدین محمد بن ابوبکر ہندی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۸ھ) ہر روز ایک عمرہ کرتے تھے اور ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ ❶

۱۷......زہیر بن محمد رحمہ اللہ کا رمضان کے مہینے میں نوے قرآن کریم ختم کرنا

خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے زہیر بن محمد بن قمیر کے ترجمہ میں ان کے بیٹے محمد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

كان أبي يجمعنا في وقت ختمة القرآن في وقت شهر رمضان، في كل يوم وليلة ثلاث مرات تسعين ختمة في شهر رمضان. ❷

ترجمہ: ہمارے والد رمضان کے مہینہ میں ہر روز ختم قرآن کے وقت ہمیں تین دفعہ جمع کیا کرتے تھے، وہ رمضان میں نوے قرآن ختم کیا کرتے تھے۔

۱۸......حضرت مطرف رحمہ اللہ کا ہر دن میں ایک ختم قرآن

كَانَ مُطَرِّفُ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. ❸

ترجمہ: حضرت مطرف رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآن تلاوت کرتے تھے۔

۱۹......امام محمد بن احمد کا ہر دن میں دو ختم قرآن

امام محمد بن احمد بن ابی عون رحمہ اللہ کثرت سے تلاوت کرتے تھے:

وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَرَّتَيْنِ. ❹

ترجمہ: ہر دن رات میں دو مرتبہ ختم قرآنِ کریم کرتے تھے۔

---

❶ شذرات الذهب في أخبار من ذهب: سنة ثمان وثمانين وسبعمائة، ج۸ ص ۵۲۱

❷ تاريخ بغداد: ترجمة: زهير بن محمد بن قمير، ج۸ ص ۴۸۷

❸ الكنى والأسماء للدولابي: ج۲ ص ۷۴۵، الرقم: ۱۲۹۰

❹ صحيح ابن حبان: كتاب السير، باب فضل الجهاد، ج۱۰ ص ۴۸۲، الرقم: ۴۶۲۲

۲۰......حضرت کرز رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں تین ختم قرآن

حضرت کرز بن وبرہ حارثی رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں تین ختم قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے:

كَانَ كُرُزٌ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ خَتْمَاتٍ. ❶

ترجمہ: حضرت کرز رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں تین ختم قرآن کرتے تھے۔

۲۱......امام عبداللہ بن اسحاق البرقی کا ہر دن ختم قرآن

قاضی عیاض رحمہ اللہ امام عبداللہ بن اسحاق البرقی رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كان يختم القرآن في كل يوم ختمة. ❷

ترجمہ: امام عبداللہ بن اسحاق ہر دن میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۲۲......امام بویطی رحمہ اللہ ہر دن ایک قرآنِ کریم تلاوت کرنا

كان البويطي يختم القرآن في كل يوم مرة. ❸

ترجمہ: امام بویطی رحمہ اللہ ہر دن ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۲۳......امام خلف بن حیان رحمہ اللہ کا روزانہ ایک ختم قرآن

امام حموی رحمہ اللہ امام خلف بن حیان رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كان يختم القرآن في كل يوم وليلة. ❹

ترجمہ: امام خلف بن حیان رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

---

❶ حلية الأولياء: ترجمة: كرزبن وبرة الحارثي، ج۵ ص ۷۹

❷ ترتيب المدارك: ترجمة: عبدالله بن إسحاق البرقي، ج۶ ص ۳۳

❸ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: محمدبن إدريس بن العباس، ج ۵۱ ص ۳۹۳

❹ معجم الأدبا: ترجمة: خلف بن حيان بن محرز، ج۳ ص ۱۲۵۶

۲۴......بیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أقام يحيى القطان عشرين سنة يختم القرآن في كل يوم و ليلة.❶

ترجمہ: امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ کا بیس سال تک معمول رہا ہے کہ وہ روزانہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۲۵......چالیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ متعدد وجوہ سے یہ بات منقول ہے کہ امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ چالیس سال تک روزانہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے:

وُجُوْهٍ مُتَعَـدِّدَةٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بنَ عَيَّاشٍ مَكَثَ نَحْواً مِنْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَرَّةً. ❷

۲۶......امام ابن الحدّاد رحمہ اللہ کا روزانہ ایک ختم قرآن

امام محمد بن احمد بن محمد مصری المعروف امام ابن الحداد رحمہ اللہ کثرت سے عبادت وریاضت کرتے تھے:

يختِمُ القُرْآن فِي كُلِّ يَوْم، وَيَصُوْم يَوْماً وَيُفْطِر يَوْماً. ❸

۲۷......امام سفور بن قاضی رحمہ اللہ کا روزانہ ایک ختم قرآن

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ امام منصور بن القاضی اَزدی ہروی رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كَانَ يخْتم الْقُرْآن فِي كل يَوْم وَلَيْلَة. ❹

ترجمہ: امام منصور بن القاضی رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

---

❶ تهذيب الأسماء واللغات: ترجمة: يحيى بن سعيد القطان، ج ٢ ص ١٥٤، الرقم: ٦٨٣

❷ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبوبكربن عياش بن سالم، ج٨ص ٥٠٣، الرقم: ١٣١

❸ سير أعلام النبلاء: ترجمة: محمدبن أحمدبن محمد، ج١٥ ص ٤٤٦، الرقم: ٢٥٦

❹ طبقات الشافعية الكبرى: ترجمة: منصوربن القاضي بن أبي منصور، ج٥ ص ٣٤٦، الرقم: ٥٤٧

۲۸......امام بطال بن احمد رحمہ اللہ کا روزانہ ایک ختم قرآن

امام تقی الدین فاسی رحمہ اللہ امام بطال بن احمد رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

یختم القرآن فی کل یوم ولیلة ختمة. ❶

ترجمہ: ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۲۹......ایک قرآن دن میں اور ایک قرآن رات میں تلاوت کرنا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۷ھ) رات کو کم سوتے، بالعموم عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے، کلام پاک ایک بار دن میں اور ایک بار رات میں ختم کرتے۔ ❷

۳۰...... چھ ماہ تک مسلسل روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرنا

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے بھی بارہا سنا ہے اور اپنے گھر کی بوڑھیوں سے بھی سنا ہے کہ میرے والد صاحب رحمہ اللہ کا جب دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ سپارہ حفظ ہو چکا تھا، اور ساتویں برس کی عمر میں قرآنِ شریف پورا حفظ ہو چکا تھا، اور وہ اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب سے فارسی کا معتد بہ حصہ بوستان، سکندر نامہ وغیرہ پڑھ چکے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد صاحب نے قرآن شریف ختم ہونے کے بعد یہ ارشاد فرما دیا تھا کہ ایک قرآن شریف روزانہ پڑھ لیا کرو باقی تمام دن چھٹی، میں گرمی کے موسم میں صبح کی نماز کے بعد مکان کی چھت پر بیٹھا کرتا تھا اور چھ سات گھنٹے میں قرآن شریف پورا کر کے دوپہر روٹی کھاتا تھا اور شام کو اپنی خوشی سے فارسی پڑھا کرتا تھا، چھ ماہ تک مسلسل یہی معمول رہا۔ ❸

❶ العقد الثمین فی تاریخ البلد الأمین: ج۳ ص ۲۴۳، الرقم: ۸۵۱

❷ بزم صوفیہ: ص ۶۵

❸ فضائل اعمال: حکایاتِ صحابہ: ص ۱۸۰

۳۱......مولانا انعام رحمہ اللہ نے رمضان میں اکسٹھ قرآن ختم کئے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک رمضان میں میں نے اپنے دوستوں کو اکسٹھ (۶۱) قرآن ختم کرنے کے لیے لکھا، میرے دوستوں نے کوشش کی، مولوی انعام نے قرآن سنائے، انہوں نے تعداد پوری کی، بعض نے ساٹھ ساٹھ ختم کیے میری دادی جان کا روزانہ اپنے وظائف کے ساتھ رمضان المبارک میں چالیس پارے ختم کرنے کا معمول تھا۔ ❶

۳۲......مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی والدہ کا یومیہ تلاوت واذکار

مولانا کی والدہ محترمہ بی صفیہ بڑی جیدہ حافظہ تھیں، انہوں نے قرآن مجید شادی کے بعد مولانا یحییٰ صاحب کی شیر خوارگی کے زمانہ میں حفظ کیا تھا اور ایسا اچھا یاد کیا تھا کہ معمولی حافظ ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا، معمول تھا کہ رمضان میں روزانہ پورا قرآن مجید اور دس پارے مزید پڑھ لیا کرتی تھیں، اس طرح ہر رمضان میں چالیس قرآن مجید ختم کرتی تھیں، رواں اتنا تھا کہ گھر کے کام کاج اور انتظامات میں فرق نہ آتا تھا، بلکہ اہتمام تھا کہ تلاوت کے وقت ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرتی رہتیں، رمضان کے علاوہ امور خانہ داری کے ساتھ روزانہ کے معمولات یہ تھے۔

درود شریف پانچ ہزار بار، اسم ذات اللہ پانچ ہزار بار، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹۰۰، یا مغنی ۱۱۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۱۲۰۰ بار، یا حی یا قیوم ۲۰۰ بار، حسبی اللہ ونعم الوکیل ۵۰۰ بار، سبحان اللہ ۲۰۰ بار، الحمد للہ ۲۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۲۰۰ بار، اللہ اکبر ۲۰۰ بار، استغفار ۵۰۰ بار، ”اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡ اِلَی اللّٰہِ“ ۱۰۰ بار، ”حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡل“ ۱۰۰ بار، ”رَبِّ اِنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ“ ۱۰۰ بار، ”رَبِّ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ“ ۱۰۰ بار، ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ سُبۡحَانَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ“ ۱۰۰ بار، اس کے علاوہ قرآن مجید کی ایک منزل روزانہ تلاوت کا معمول تھا۔ ❷

---

❶ محبتے با اولیاء: ص ۱۹۶

❷ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت: ص ۵۱

دس دن سے کم وقت میں ختم قرآن کرنے والے

۱...... ہر دوراتوں میں ایک ختم قرآن

مام علی بن مدینی رحمہ اللہ امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

كَانَ عَبْد الرَّحْمَن بُن مهدى يختم فى كل ليلتين.❶

۲......امام واصل بن عبدالرحمٰن کا ہر دوراتوں میں ختم قرآن

امام ذہبی رحمہ اللہ امام واصل بن عبدالرحمٰن بصری رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

يختم فى كل ليلتين.❷

ترجمہ: ہر دوراتوں میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۳......امام اسود بن یزید رحمہ اللہ کا دوراتوں میں ختم قرآن

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے: رمضان المبارک میں دوراتوں میں قرآن پاک ختم کر لیتے تھے، اور غیر رمضان میں ہر چھ دنوں میں ایک قرآن کریم تلاوت کرتے تھے۔

كَانَ الْأَسْوَدُ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ وَكَانَ يَنَامُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ سِتِّ لَيَالٍ.❸

۴......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تین دن میں ختم قرآن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے:

أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي ثَلَاثٍ، وَفِي غَيْرِ رَمَضَانَ مِنَ

---

❶تاریخ بغداد: ترجمة: عبدالرحمن بن مهدى بن حسان، ج ۱۱ ص ۵۱۲، الرقم: ۵۳۱۹

❷الكاشف: حرف الواو، ترجمة: واصل بن عبدالرحمن أبوحرة، ج ۲ ص ۳۴۶، الرقم: ۶۰۳۰

❸حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ترجمة: الأسود بن يزيد النخعى، ج ۲ ص ۱۰۲

الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ. ❶

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں تین دنوں میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے اور غیر رمضان میں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک آپ کا ایک قرآن مکمل ہوجاتا تھا۔

۵......تین دن میں ایک ختم قرآن

علامہ صفی الدین خذرجی رحمہ اللہ امام مسیّب بن رافع اسدی رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كَانَ يخُتم فِي ثَلَاث ثمَّ يصبح صَائِما. ❷

ترجمہ: تین دن میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے اور دن میں روزہ رکھتے تھے۔

۶......بادشاہِ وقت کا تین دن میں ایک قرآنِ تلاوت کرنا

امام محمد طیب بن عبداللہ حضرمی رحمہ اللہ خلیفہ وقت ولید بن عبدالملک کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كان يختم في ثلاث، ويقرأ في رمضان سبع عشرة ختمة. ❸

ترجمہ: ولید بن عبدالملک تین دن میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتا تھا، اور رمضان میں سترہ قرآنِ کریم ایک ماہ میں تلاوت کرتا تھا۔

۷......مولانا محمد یحییٰ رحمہ اللہ تین شب میں مکمل قرآن سنایا کرتے تھے

مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ ہر رمضان المبارک میں اپنی والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ کو قرآن شریف سنانے کے لئے کاندھلہ تشریف لے آتے اور ہمیشہ تین شب میں پورا

❶ السنن الكبرى للبيهقي: أبواب القرائة، باب مقدار مايستحب أن يختم فيه القرآن من الأيام، ج ۲ ص ۵۵۵، الرقم: ۴۰۵۹

❷ خلاصة تذهيب تهذيب الكمال: ج ۱ ص ۳۷۷

❸ قلادة النحر في وفيات أعيان الدهر: ترجمة: وليد بن عبدالملك، ج ۱ ص ۵۰۰، الرقم: ۴۷۲

قرآن سنا کر واپس تشریف لے جاتے، جس سال ذیقعدہ میں آپ کا وصال ہوا اس رمضان میں ایک ہی شب میں پورا قرآن سنایا اور اگلے ہی دن واپس تشریف لے گئے۔ ❶

۸......دو رکعتوں میں بیس سپارے تلاوت

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران ملتان میں جامع مسجد سراجاں (حسین آگاہی) کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ حضرت قاری صاحب پر ختم نبوت کا ایسا غلبہ عشق تھا کہ تدریس کے ساتھ اس تحریک میں بھی آپ پیش پیش تھے، حتیٰ کہ جب حکومت کی طرف سے گرفتاریاں شروع ہوئیں تو قاری صاحب بھی گرفتار ہو کر لاہور جیل میں پہنچ گئے، اسی دوران رمضان المبارک شروع ہوا تو قاری صاحب نے تراویح میں قرآن مجید سنانا شروع کیا، ابھی دس پارے ہی ختم ہوئے تھے کہ حکام کی طرف سے اطلاع آئی کہ اگلے دن کچھ قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔ اسی رات قاری صاحب نے تراویح کی پہلی رکعت میں گیارہویں پارے کی تلاوت شروع فرمائی اور ستائیسویں پارے کے اختتام پر رکوع فرمایا اور اسی طرح پہلی دو رکعتوں میں سترہ پارے ختم فرما دیئے اور بقیہ اٹھارہ تراویح میں تین پارے سنا کر قرآن مجید کی تکمیل فرمائی اور فرمایا کہ بعض احباب نے رہا ہو جانا تھا اس لئے مجھے اندیشہ ہوا کہ ان کو قرآن کریم تراویح میں مکمل سننے کے لئے شاید ترتیب نہ ملے اور تراویح میں پورا قرآن سننا اور سنانا سنت ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آج ہی قرآن کریم مکمل کر کے یہ سنت ادا کر دی جائے اور رہا ہونے والوں کا بھی اس سنت پر عمل ہو جائے، ان ایام اسیری میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ بھی حضرت قاری صاحب کے ساتھ تھے اور آپ کو بھی حضرت قاری صاحب سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ رمضان میں آپ کی کثرت تلاوت کی یہ کیفیت ہوتی فرماتے کہ مسواک سنت سمجھ کر کرتا ہوں ورنہ دل چاہتا ہے کہ یہ وقت بھی تلاوت ہی میں گزر جائے۔ ❷

---

❶ تاریخ مشائخ کاندھلہ: ص ۴۴

❷ ہمارے اسلاف: ص ۲۸۳، ۲۸۴

۹...... ہر رات تراویح میں دس سپاروں کی تلاوت

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی قدس سرہٗ کے حالات میں مولانا عاشق الٰہی صاحب قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن شریف حفظ کرلیا تھا، اوراس کے بعد چھ مہینے تک مسلسل اپنے والد کی طرف سے مامور رہے کہ جب تک پورا قرآن حفظ نہ پڑھ لوگے روٹی نہ ملے گی ہاں ختم کے بعد تمام دن چھٹی، مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میں شوق سے فارسی پڑھا کرتا تھا، حفظ قرآن کے زمانے میں بھی آپ نے والدہ سے پوشیدہ فارسی پڑھی اور قصص از خود دیکھ لیے تھے اوراس کے باوجود حفظِ قرآن کے سبق پر اثر نہیں آنے دیا۔

ایک مرتبہ میری درخواست پر رمضان میں قرآن شریف سنانے کے لیے میرٹھ تشریف لائے، تو میں نے دیکھا دن بھر میں چلتے پھرتے پورا قرآن مجید ختم فرمالیتے اور افطار کا وقت ہوتا تو ان کی زبان پر ” قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ “ ہوتی تھی، ریل سے اترے تو عشاء کا وقت ہوگیا تھا، ہمیشہ باوضو رہنے کی عادت تھی اس لیے مسجد میں قدم رکھتے ہی مصلّے پر آگئے اور تین گھنٹہ میں دس پارے ایسے صاف اور رواں پڑھے کہ نہ کہیں لکنت تھی نہ متشابہ، گویا قرآن شریف سامنے کھلا رکھا ہے اور باطمینان پڑھ رہے ہیں، تیسرے دن ختم فرما کر روانہ ہوگئے کہ نہ دور کی ضرورت تھی نہ سامع کی۔ ❶

۱۰...... حضرت بنوری رحمہ اللہ کا ایک نشست میں چھبیس پاروں کی تلاوت

حضرت بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں دیوبند میں طالب علم تھا، تو ایک روز میں نے فجر کی نماز ایک چھوٹی سی کچی عمارت کی مسجد میں پڑھی، جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تھی۔ نماز کے بعد میں نے اپنی چادر اس کچے فرش پر بچھادی اور قرآن کریم

❶ تذکرۃ الخلیل: ص ۲۰۴

کی تلاوت شروع کر دی۔ جمعہ کی نماز تک اسی ایک ہی نشست میں ایک ہی ہیئت پر ۲۶ پارے پڑھ لئے اور چونکہ جمعہ کی نماز کے لئے کسی دوسری مسجد میں جانا تھا اس لئے پورا نہ کر سکا ورنہ پورا قرآن ختم کر لیتا۔ ❶

۱۱......حضرت علقمہ پانچ دن میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے

كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْرَأُهُ فِي كُلِّ خَمْسِ لَيَالٍ. ❷

ترجمہ: حضرت علقمہ ہر پانچ راتوں میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۱۲......حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ہر ہفتہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرنا

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ. ❸

ترجمہ: حضرتمیم داری رضی اللہ عنہ کا ہر ہفتہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے۔

۱۳......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ہر آٹھ دنوں میں ایک ختم قرآن

امام بیہقی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ ثَمَانٍ ❹

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہر آٹھ دنوں میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے دنیاوی فوائد

۱......قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اللہ کے ہاں بڑے معزز اور خواص ہوتے ہیں۔

❶ جمال یوسف ص: ۱۰۳

❷ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ص ۴۹۱، الرقم: ۲۰۰۰

❸ السنن الكبرى للبيهقي: أبواب القرائة، باب مقدار مايستحب أن يختم فيه القرآن من الأيام، ج۲ ص ۵۵۵، الرقم: ۴۰۵۹

❹ السنن الكبرى للبيهقي: أبواب القرائة، باب مقدار مايستحب أن يختم فيه القرآن من الأيام، ج۲ ص ۵۵۵، الرقم: ۱۴۰۵۹

۲......تلاوت قرآن مجید سے دل روشن ہوتا ہے۔

۳......قرآن مجید کے خادموں کی عمریں طویل ہوتی ہے، پھر کمال یہ ہے کہ زندگی کے آخری لمحات تک قرآن مجید کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں، ان میں سے آپ کو سو سال کی عمر میں درس وتدریس کرنے والے بھی ملیں گے۔

۴......عمر کا وہ دور جسے قرآن میں ''ارذل العمر'' کہا گیا ہے، اور جس سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، یعنی وہ دور جب انسان ہوش وحواس وعقل کھو بیٹھتا ہے اور بچوں جیسی حرکت کرنے لگتا ہے، اس دور سے اللہ تعالی اپنے کتاب مقدس کے خادموں کو بچالیتا ہے اور آخری وقت تک ہشاش بشاش رہتے ہیں۔

۵......قرآن مجید پڑھنے والے پر رحمت کا سائبان تن ہوجاتا ہے۔

۶......قرآن مجید ہمیشہ پڑھنے والے پر نزع کی حالت میں انکی زبان پر قرآنی آیاتیں جاری ہوجاتی ہیں۔

۷......تزکیہ وتصوف کی ساری بنیاد اس پر ہے کہ سالک کے دل سے عجب اور خواہش نفسانی نکال دی جائے اور مجاہدات سے اس کے دل میں یقین پیدا کردیا جائے۔ صوفیاء کا دعوی ہے کہ یہ تینوں باتیں قرآن کریم کی تلاوت، حفظ اور اسکے معانی میں غور وفکر سے حاصل ہوسکتی ہے۔

۸......قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے بینائی میں اضافہ ہوتی ہے۔

۹......خدام قرآن کے دلوں کو اللہ تعالی غنا اور توکل سے بھر دیتا ہے۔

۱۰...... جہاں قرآن پڑھا جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

۱۱......غور وفکر کے ساتھ قرآن پڑھنے والوں کی عقل روشن ہوتی ہے۔

۱۲......قرآن مجید کی برکت سے صرف دل ہی نہیں بلکہ گھر بھی آباد ہوتے ہیں۔

۱۳......قرآن مجید کی ہی برکت سے اللہ رزق دیتا ہے اور رزق میں برکت ڈالتا ہے۔

۱۴......حامل قرآن باوجود غیظ وغضب کے فحش گوئی سے محفوظ رہتا ہے، اسی لئے علماء نے کہا کہ حامل قرآن اگر فحش گوئی کرے تو سمجھ لو کہ قرآن کا نور اسے حاصل نہ ہوا۔

۱۵......قرآن مجید پڑھنے والوں کی دعائیں اللہ تعالی قبول فرماتے ہیں۔

۱۶......کثرت تلاوت سے حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔

۱۷......بیماروں کو شفا ملتی ہے۔

۱۸......دن کے سارے کام قرآن مجید کی برکت سے پورے ہوتے ہیں۔

۱۹......قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کی اولاد کو اللہ تعالی قرآن مجید کی خدمت میں لگاتا ہے۔

۲۰......قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہونے والوں کے زندگی میں ایک خاص قسم کا نظم وضبط پیدا ہوتا ہے، انہیں لایعنی گفتگو، غیبتوں، چغل خوری، جھوٹ اور فضول گپ شپ سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ (۱)

یہ چند فوائد ذکر کئے گئے ہیں اسکے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہیں جنکا احاطہ کرنا مشکل ہے، اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کا معمول بنائیں اور زیادہ سے زیادہ تلاوت کا اہتمام کریں، اسلافِ امت کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

تلاوت غور فکر اور تدبر سے کریں

تدبر کے بغیر قراءت میں کوئی خیر نہیں

یہ حضور قلب سے الگ ایک ادب ہے، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دل پوری طرح حاضر ہوتا ہے اور پڑھنے والا ہمہ تن تلاوت میں مشغول ہوتا ہے لیکن غور نہیں کرتا، جب کہ تلاوت کا مقصد ہی تدبر ہے، اسی وجہ سے ترتیل مسنون قرار دی گئی ہے، کیوں کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے سوچنے کا موقع ملتا ہے اور غور وفکر میں آسانی ہوتی ہے۔ حضرت

(۱) عشاق قرآن: ص ۴۲ تا ۴۳

علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

لَا خَیْرَ فِی عِبَادَۃٍ لَا عِلْمَ فِیھَا وَلَا خَیْرَ فِیْ عِلْمٍ لَا فَھْمَ فِیْہِ، وَلَا فِیْ قِرَاءَۃٍ لَا تَدَبُّرَ فِیْھَا. ❶

ترجمہ: علم کے بغیر عبادت میں کوئی خیر نہیں، فہم کے بغیر علم میں کوئی خیر نہیں نہیں اور تدبر کے بغیر قراءت میں کوئی خیر نہیں۔

یہ ٹھیک نہیں کہ امام آگے بڑھ جائے اور مقتدی پچھلی آیتوں میں غور و فکر کرتا رہے، ایسے شخص کی مثال یہ ہوگی کہ کوئی شخص کسی کے کان میں کوئی بات کہے اور سننے والا ایک ہی لفظ سے حیرت میں پڑ جائے، باقی گفتگو نہ سنے اور نہ سمجھے، چنانچہ اگر امام رکوع میں چلا جائے اور مقتدی کسی آیت میں غور و فکر کرتا رہے تسبیح رکوع نہ پڑھے تو یہ شیطانی وسوسہ سمجھا جائے گا۔

عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کا تلاوت کے دوران تدبر و تفکر

عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے کہا کہ مجھے نماز میں وسوسے آتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: دنیاوی معاملات کا وسوسہ ہوتا ہے؟ فرمایا: دنیاوی وسوسوں سے بہتر تو یہ ہے کہ نیزے میرے جسم میں گھسا دیے جائیں، بلکہ اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے کے بعد میرا دل یہ سوچنے لگتا ہے کہ اس جگہ سے کیسے ہٹوں۔ ❷

غور کیجیے عامر بن قیس نے اس نیک خیال کو بھی وسوسہ قرار دیا، کیوں کہ اس طرح کے خیالات سے آدمی وہ نہیں پڑھ سکتا جو اسے پڑھنا چاہیے، یہ بھی شیطانی عمل ہے، وہ لوگوں کو دینی امور میں مشغول کر کے افضل عمل سے روک دیتا ہے۔

ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ سے ان کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

---

❶ حلیۃ الأولیاء: ترجمۃ: علی بن أبی طالب، ج ۱ ص ۷۷

❷ إحیاء علوم الدین: کتاب آداب القرآن، ج ۱ ص ۲۸۲

إِنِّی لَأَتْلُوْ الآیَةَ فَأُقِیْمَ فِیْهَا أَرْبَعَ لَیَالٍ أَوْ خَمْسَ لَیَالٍ وَلَوْلَا أَنِّی أَقْطَعُ الْفِکْرَ فِیْهَا مَا جَاوَزْتُهَا إِلَی غَیْرِهَا. ❶

ترجمہ: میں ایک آیت کی تلاوت میں چار چار راتیں گزار دیتا ہوں، اگر میں خود سلسلہ فکر ختم نہ کروں تو دوسری آیت کی نوبت ہی نہ آئے

تیس سال سے تدبر و تفکر کے ساتھ تلاوت

ایک عارف فرماتے ہیں:

لی فی کل جمعة ختمة وفی کل شهر ختمة وفی کل سنة ختمة ولی ختمه منذ ثلاثین سنة ما فرغت منها بعد وذلک بحسب درجات تدبره وتفتیشه وکان هذا أیضا یقول أقمت نفسی مقام الأجراء فأنا أعمل میاومة ومجامعة ومشاهرة ومسانهة. ❷

ترجمہ: میں چار قرآن ختم کرتا ہوں، ایک ہفتہ اور دوسرا ماہانہ تیسرا سالانہ اور چوتھا قرآن تیس برس سے شروع ہے، لیکن ختم نہیں ہوا، یہ غور وفکر کے اعتبار سے ہوا، اور فرماتے تھے کہ میں اپنے آپ کو مزدور سمجھتا ہوں، اس لیے روزانہ پر بھی کام کرتا ہوں، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ اجرتوں پر بھی اپنا فرض انجام دیتا ہوں۔

تدبر قرآن کے لئے انابت ضروری ہے

حضرت فضیل ابن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وحی کی برکت سے فہم قرآن مراد ہے، یعنی لوگ فہم قرآن سے محروم ہو جائیں گے۔ قرآن پاک میں فہم قرآن اور تذکیر بالقرآن کے لیے انابت الی اللہ کی شرط لگائی گئی ہے:

﴿تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ﴾ (قٓ:٨)

ترجمہ: تاکہ وہ اللہ سے لو لگانے والے ہر بندے کے لیے بصیرت اور نصیحت کا سامان ہو۔

---

❶ قوت القلوب: الفصل السادس عشر ج ١ ص ٩٢

❷ قوت القلوب: الفصل السادس عشر ج ١ ص ٩٢

﴿وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ﴾ (الغافر: ١٣)

ترجمہ: اور نصیحت تو وہی مانا کرتا ہے جو ہدایت کے لیے دل سے رجوع ہو۔

﴿إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (الرعد: ١٩)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل و ہوش رکھتے ہوں۔

جو شخص دنیا کی محبت کو آخرت کی نعمتوں پر ترجیح دے، وہ صاحب عقل و فہم نہیں ہے، اس لیے کتاب اللہ کے اسرار اس پر منکشف نہیں ہوتے۔ ❶

فہم قرآن سے مانع گناہوں کی کثرت ہے

فہم قرآن سے مانع یہ ہے کہ انسان کی زندگی معیت اور نافرمانی میں گذرے، متعدد گناہوں میں مبتلا ہو، مثلاً کبر ہو، لالچی ہو، دنیا کی محبت میں گرفتار ہو، یہ تمام امور دل کو زنگ آلود اور تاریک کر دیتے ہیں، جس طرح آئینے کی آب باقی نہ رہنے کی صورت میں چہرہ دیکھنا مشکل ہے، اسی طرح زنگ آلود دلوں میں حق کی روشنی ظاہر نہیں ہوتی، یہ سب سے بڑا مانع ہے، اکثر لوگ اسی مانع کی وجہ سے فہم قرآن سے محروم رہتے ہیں، جس قدر شہوات کی دبیز تہ ہوتی ہیں اس قدر قرآن کے معانی مخفی ہو جاتے ہیں۔ دل سے گناہوں کا بوجھ جس قدر ہلکا ہوگا معانی قرآن اسی قدر واضح ہوں گے۔ دل آئینے کی طرح ہے، شہوات کی حیثیت زنگ کی ہے اور معانی قرآن اس صورت کی طرح ہیں جو آئینے میں نظر آتی ہے، قلب کے لیے ریاضت کی وہی حیثیت ہے جو حیثیت زنگ آلود آئینے کے لیے صیقل کی ہے۔ ❷

تلاوت کا آغاز تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ کریں

تعوّذ پڑھنا تلاوت قرآن کے ساتھ مخصوص ہے۔ تعوّذ کے معنی ہیں ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ'' پڑھنا، قرآن کریم میں ارشاد ہے: فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب القرآن، الباب الثالثة، ج ١ ص ٢٨٤

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث، ج ١ ص ٢٨٤

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، یعنی جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو اللہ سے پناہ مانگو شیطان مردود کے شر سے۔

قراءتِ قرآن سے پہلے تعوذ پڑھنا باجماعِ امت سنت ہے، خواہ تلاوت نماز کے اندر ہو یا خارج نماز، تعوذ پڑھنا تلاوت قرآن کے ساتھ مخصوص ہے، علاوہ تلاوت کے دوسرے کاموں کے شروع میں صرف بسم اللہ پڑھی جائے، تعوذ مسنون نہیں۔

جب قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اس وقت ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ'' اور ''بِسْمِ اللّٰهِ'' دونوں پڑھی جائیں، درمیانِ تلاوت میں جب ایک سورت ختم ہو کر دوسری شروع ہو تو سورہ برات اگر درمیانِ تلاوت میں آجائے تو اس پر بسم اللہ نہ پڑھے، اور اگر قرآن کی تلاوت سورہ برات ہی سے شروع کر رہا ہے تو اس کے شروع میں تعوذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' قرآن مجید کے سورہ نمل میں آیت کا جزء ہے اور ہر دو سورتوں کے درمیان مستقل آیت ہے، اس لئے اس کا احترام قرآن مجید ہی کی طرح واجب ہے، اس کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں، اور جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں اس کو بطورِ تلاوت پڑھنا بھی پاک ہونے سے پہلے جائز نہیں، ہاں کسی کام کے شروع میں، جیسے کھانے پینے سے پہلے بطور دعا، پڑھنا ہر حال میں جائز ہے۔[1]

تلاوت سے مقصود رضائے الٰہی ہو

تلاوت سے اصل مقصد یہ ہو کہ اللہ کی رضا مجھے حاصل ہو جائے، ہر عبادت کی قبولیت کیلئے بنیادی شرط اخلاص ہے، اخلاص کا دل میں نہ ہونا شقاوت اور بدبختی کی علامت ہے، حضرت ابوعثمان حیری رحمہ اللہ نے محمد بن فضل رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ شقاوت کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تین چیزیں ہیں:

---

[1] إحیاء علوم الدین: کتاب آداب تلاوۃ القرآن ،الباب الثالث، ج ۱ ص ۲۸۴

يرزق العلم ويحرم العمل، ويرزق العمل ويحرم الإخلاص، ويرزق صحبة الصالحين ولا يحترم لَهُمُ. ❶

ترجمہ: (ایک یہ کہ) کسی کو علم دیا جائے اور عمل سے محروم کیا جائے، (دوسرا یہ کہ) عمل کی توفیق دی جائے اور اخلاص سے محروم رکھا جائے، (تیسرا یہ کہ) صالحین کی صحبت میسر ہو اور انکا دل سے احترام نہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور اسلاف امت کا کثرت سے تلاوت

نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوا پانچ سپارے تلاوت کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی اور میں نے کہا: سو آیتوں پر رکوع کر دیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اس سورت کو دو رکعتوں میں پڑھیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اسے ختم کر کے رکوع کر دیں گے، لیکن آپ نے سورہ نساء شروع کر دی، اسے ختم کر کے سورہ آلِ عمران شروع کر دی اور اسے بھی پورا پڑھ لیا، آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ آپ جب کسی ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ "سُبۡحَانَ اللّٰہِ" کہنے لگتے۔ اور جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں (اللہ سے) پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ سے پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور "سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ" کہنے لگے، اور آپ کا رکوع قیام جیسا لمبا تھا، پھر "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ" فرما کر کھڑے ہو گئے اور تقریباً رکوع جتنی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور "سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی" فرمانے لگے، اور آپ کا سجدہ بھی قیام جیسا لمبا تھا۔ ❷

---

❶ الرسالة القشيرية: ج ١ ص ٨٧/ طبقات الأوليا: ج ١ ص ٣٠٠

❷ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، رقم الحديث: ٧٧٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابی بن کعبؓ کے سامنے تلاوت کرنا

سید القراء حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ فن قراءت کے تسلیم شدہ امام تھے، اس لیے بڑے بڑے صحابہ کرام نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سمیت کئی اکابر صحابہ آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں، آپ کی جلالتِ شان اور عظمت ورفعت کے لیے یہی کافی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ وَسَمَّانِي؟قَالَ نَعَمْ فَبَكَى. ❶

ترجمہ: اللہ تعالی نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے سورہ بینہ تلاوت کروں، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لے کر فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، یہ سن کر خوشی میں ان کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا

حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ قُلُوبَنَا طَهُرَتْ مَاشَبِعَتْ مِنْ كَلَامِ رَبِّنَا،وَإِنِّي لَأَكْرَهُ أَن يَّأْتِيَ عَلَي يَوْمٍ لا أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ. ❷

ترجمہ: اگر ہمارے دل پاک ہوتے تو ہم اپنے رب کے کلام سے کبھی سیر نہ ہوتے۔ اور مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میری زندگی میں کوئی دن ایسا آئے جس میں میں دیکھ کر قرآن نہ پڑھوں۔

---

❶ صحيح البخاري: كتاب المناقب،باب مناقب أبی بن كعب،رقم الحديث: ۳۸۰۹

❷ الأسماء والصفات للبيهقي: باب ما روي عن الصحابة والتابعين وأئمة المسلمين أن القرآن كلام الله غير مخلوق، ص ۵۹۳، رقم الحديث: ۵۲۴

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دیکھ کر اتنا زیادہ قرآن پڑھا کرتے تھے کہ ان کے انتقال سے پہلے ہی ان کے قرآن کے اوراق شہید ہو گئے تھے (کثرتِ استعمال کی وجہ سے۔)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاوت کے دوران شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت مسلم ابوسعید رحمہ اللہ ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کئے اور شلوار منگوا کر اسے پہنا اور باندھ دی، حالانکہ انہوں نے اس سے پہلے نہ جاہلیت میں شلوار پہنی تھی اور نہ اسلام میں، اور فرمایا:

إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ، وَرَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ، وَقَالُوْالِي: اِصْبِرْ فَإِنَّكَ تَفْطُرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❶

ترجمہ: گزشتہ رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو خواب میں دیکھا، ان حضرات نے مجھ سے فرمایا صبر کرد، کیونکہ تم کل رات ہمارے پاس آکر افطار کرو گے، پھر قرآن شریف منگوایا اور کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا، چنانچہ جب وہ شہید ہوئے تو قرآن کریم اس طرح ان کے سامنے تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گھٹی میں قرآن کی محبت پڑی ہوئی تھی، اتنی مشکلات و پریشانیوں کے باوجود بھی قرآن سے دوری نہیں اختیار کی، بلکہ اِن اذیت اور تکلیف کے دنوں میں بھی تلاوت جاری رکھی، اور جب باغیوں نے آکر وار کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے اوپر گر گئے، یوں قرآن نے عثمان کو اور عثمان نے قرآن کو سینے سے لگا کر یاری پکی کر لی۔

---

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۳۹ ص ۳۸۷/ سیر أعلام النبلاء: سیرة ذي النورين، ج ۲ ص ۲۰۴

کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ قیامت کے دن لوگ عجیب عجیب حالتوں میں اٹھیں گے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے ہوئے اٹھیں گے، اور آپ کی شہادت کی گواہی اللہ کا قرآن دے گا، زندگی بھر قرآن سے تعلق اور محبت تھی تو شہادت بھی اسی عمل میں ہوئی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا معمول

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کی شب میں قرآن پاک شروع کرتے اور سورہ مائدہ کے آخر تک تلاوت فرماتے، ہفتہ کی شب میں سورہ انعام سے سورۂ ہود تک، اتوار کی شب میں سورہ یوسف سے سورۂ مریم تک، پیر کی شب میں سورہ طٰہ سے سورۂ قصص تک، منگل کی شب سورۂ عنکبوت سے سورہ ص تک، بدھ کی شب سورۃ زمر سے سورہ رحمٰن تک اور جمعرات کی شب میں (یعنی شب جمعہ) میں سورہ واقعہ سے ختم تک تلاوت فرماتے۔ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کا معمول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی قرآن کی سات منزلیں کیا کرتے تھے، لیکن ان کی تقسیم اس تقسیم سے مختلف تھی، کہتے ہیں: قرآن کی سات منزلیں ہیں، پہلی منزل میں تین، دوسری منزل میں پانچ، تیسری منزل میں سات، چوتھی منزل میں نو پانچویں منزل میں گیارہ، چھٹی منزل میں تیرہ، ساتویں منزل میں سورہ قٓ سے آخر تک تمام سورتیں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآنی منزلوں کی اسی طرح تقسیم کی ہے اور منزل بہ منزل ہی ان کی تلاوت کا معمول بھی تھا، اجزاء وغیرہ کی تقسیم بعد کے دور میں ہوئی، دورِ صحابہ میں صرف منزلوں کی تقسیم تھی۔ (تو قرآنِ کریم میں سات منزلیں ہیں، تو ان میں سے ہر ایک کا ایک ہفتے میں قرآن مکمل ہوجاتا تھا۔) ❷

---

❶ إِحیاء علوم الدین: کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثالث، ج ۱ ص ۲۷۶

❷ إِحیاء علوم الدین: کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثالث، ج ۱ ص ۲۷۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اعلانیہ کفار کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چھٹے مسلمان ہیں، ان سے پہلے کوئی مسلمان مکہ میں اعلانیہ تلاوت قرآن کی جرأت نہیں کرسکتا تھا، لیکن وہ اسلام لائے تو ایک روز صحابہ کرام نے جمع ہوکر کہا کہ اب تک قریش نے قرآن مجید کو کسی کی زبان سے علانیہ نہیں سنا، اس کی جرأت کون کرسکتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں، صحابہ کرام نے کہا کہ ہم کو تمہاری نسبت خوف ہے کہ ہم ایسا آدمی چاہتے ہیں جس کا قبیلہ ہوتا کہ کفار حملہ کریں تو اس کی طرف سے مدافعت کرسکے، بولے مجھے جانے دو خدا میری حفاظت کرے گا، اُٹھے اور عین دوپہر کے وقت جب کفار بیت اللہ میں موجود تھے مقام ابراہیم کے پاس پہنچ کر بآواز بلند قرآن کریم کی تلاوت شروع کردی، جب کفار نے سنا تو کہا کہ ابن عم عبید کیا کہتا ہے، غور کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی آیتیں ہیں۔ دفعتاً تمام کفار ٹوٹ پڑے اور بے تحاشہ آپ کو تکلیف پہنچائی، جب آپ پلٹے تو چہرے پر زخموں کے نشانات دیکھ کر صحابہ کرام نے کہا کہ ہم کو اسی کا تو ڈر تھا، بولے خدا کے دشمن آج سے زیادہ مجھے کبھی کمزور نظر نہیں آئے، اگر کہو تو کل بھی اسی طرح ان کو اعلانیہ قرآن سنا کر آؤں۔ [1]

حضرت عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ کا چار ہزار دفعہ ختم قرآن

حضرت عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کی صاحبزادی رونے لگیں، آپ نے فرمایا مت رو۔

فَقَدْ خَتَمْتُ الْقُرْآنَ فِی هَذَا الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ آلَافٍ. [2]

ترجمہ: میں نے اس گھر میں چار ہزار مرتبہ قرآنِ کریم تلاوت کیا ہے۔

[1] أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ترجمة: عبداللّٰه بن مسعود، ج۳ ص ۳۸۱

[2] المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج: مقدمة، باب النهي الرواية عن الضعفاء، ج ۱ ص ۷۹/تذكرة الحفاظ: ترجمة: عبداللّٰه بن إدريس بن يزيد، ج ۱ ص ۲۰۷

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بیٹے کے سورہ فاتحہ پڑھنے استاد کو ایک ہزار درہم انعام دینا

جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے صاحبزادے حماد نے سورہ فاتحہ ختم کی تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان کے استاد کو پانچ سو دراہم بھجوائے، ایک روایت میں ہے کہ ہزار درہم بھجوائے، اس رقم کو دیکھ کر استاذ صاحب کہنے لگے، میں نے کیا ایسا کام انجام دیا ہے جس کے بدلے آپ نے کثیر رقم بھیجی ہے، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان کو بلایا اور معذرت کی پھر فرمایا: میرے لڑکے کو جو کچھ آپ نے سکھایا ہے اس کو حقیر نہ جانیں "وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ مَعَنَا أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ لَدَفَعْنَاهُ إِلَيْكَ تَعْظِيْمًا لِلْقُرْآنِ" اللہ کی قسم! اگر میرے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو قرآن شریف کی عظمت کے پیشِ نظر وہ سب آپ کو عطا کر دیتا۔ (۱)

میں نے اللہ کے ہاں سب سے افضل عمل تلاوت قرآن کو پایا

سحنون بن سعدی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، تو انھوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے رب کے پاس اس چیز کو پالیا جسے میں پسند کرتا تھا؟ انھوں نے پوچھا کہ کس عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ فرمایا کہ تلاوت قرآن پاک، سحنون نے ان سے پوچھا کہ مسائل کو کیسا پایا؟ انھوں نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے کہا کہ (تلاوت کے مقابلے) کچھ نہیں۔ سحنون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انھوں نے پھر امام ابن وہب رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ وہ تو اعلیٰ علیین میں ہیں۔ (۲)

---

(۱) الخيرات الحسان في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان ص: ۵۶

(۲) سير أعلام النبلاء: ترجمة: عبد الرحمن بن القاسم، ج ۹ ص ۱۲۲

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کی تلاوت وخشیت

حضرت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے فرمایا:

مَا تَرَكْتُ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ سَارِيَةً إِلَّا وَقَدْ خَتَمْتُ الْقُرْآنَ عِنْدَهَا وَبَكَيْتُ عِنْدَهَا. ❶

ترجمہ: اس جامع مسجد میں کوئی ایسا ستون نہیں جس کے پاس میں نے قرآن مجید ختم نہ کیا ہو اور اس کے پاس گریہ وزاری نہ کی ہو۔

امام قدوری رحمہ اللہ کا دائمی تلاوت کا اہتمام

امام قدوری رحمہ اللہ اپنے زمانے کے بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے، تاریخ بغداد کے مصنف ابوبکر احمد بن علی المعروف خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) آپ کے شاگرد ہیں۔

علامہ سمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) آپ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

كان فقيها صدوقا، وممن أنجب في الفقه لذكائه وحفظه، وانتهت إليه بالعراق رئاسة أصحاب أبي حنيفة وعظم عندهم قدره وارتفع جاهه، وكان حسن العبارة في النظر، جرى اللسان، مديما لتلاوة القرآن. ❷

ترجمہ: آپ بڑے فقیہ اور صدوق تھے، اور فقہ میں اپنی ذکاوت و ذہانت اور حفظ و اتقان کی وجہ سے قابل ستائش لوگوں میں سے تھے، عراق میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کی ریاست علمی آپ پر ختم تھی، اور احناف میں آپ کی بڑی قدر ومنزلت اور بلند مرتبہ تھا، آپ کی تحریر بہت عمدہ تھی، زبان کے جری تھے، تلاوت قرآن دائمی معمول تھا۔

❶ حلية الأولياء: ترجمة: أبو محمد ثابت بن أسلم البناني، ج ۲ ص ۳۲۱

❷ الأنساب للامام السمعاني: باب القاف والدال، القدوری، رقم الترجمة: ۳۱۷۹، ج ۱۰ ص ۳۵۲

آپ نے مسائل فقہیہ میں "مختصر القدوری" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، جس میں تقریباً بارہ ہزار مسائل کو بیسیوں کتابوں سے منتخب کر کے درج فرمایا ہے، یہ کتاب آپ کا عظیم شاہکار ہے، اللہ رب العزت نے بڑی قبولیت عطا فرمائی ہے۔

حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ ہر رات نصفِ قرآن تلاوت کرتی تھیں

عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ذکر لی عن حفصة أنها كانت تقرأ نصف القرآن فی كل ليلة وكانت تصوم الدهر وتفطر العيدين وأيام التشريق. ❶

ترجمہ: مجھے بتایا گیا کہ حفصہ ہر رات نصف قرآن پڑھتی ہے اور سوائے عیدین اور ایام تشریق کے ہمیشہ روزے رکھتی ہے (عیدین، یوم الفطر یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔)

حجاج بن یوسف کو ایک مظلوم بڑھیا کی قرآنی دھمکی

حجاج بن یوسف نے ایک بڑھیا کے بچے پر بہت ظلم کیا، بڑھیا آئی اور اس نے حجاج بن یوسف کو ڈانٹا اور اس سے کہا حجاج تو ظلم سے باز آجا ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے اس طرح مٹا دیں گے جس طرح اس نے قرآن کریم کے پہلے پندرہ پاروں میں سے لفظ "کَلَّا" مٹا دیا ہے۔ حجاج خود بھی حافظ اور قاری تھا بلکہ مقری تھا اور عجیب بات کہ طبیعت میں سختی بہت زیادہ تھی، اس نے فوراً قرآن کریم پر نظر ڈالی پہلے پندرہ پاروں میں کہیں "کَلَّا"، نظر نہیں آیا۔ کہنے لگا اگر کہیں "کَلَّا" کا لفظ پا لیتا تو تجھے بھی سزا دلواتا۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس وقت کی عورتیں عام روز مرہ کی گفتگو میں بھی ایسی علمی بات کرتی تھیں جو علمی لطائف اور معارف ہوا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ٢ ص ٢٤١

❷ خواتینِ اسلام کے کارنامے: ص ٦٧

ایک خاتون کا چالیس سال تک قرآنی آیات سے گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا، سفر کے دوران راستے میں مجھے ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی، جس نے اُون کی قمیص پہنی ہوئی تھی اور اُون ہی کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی، میں نے اسے سلام کیا تو اس نے جواب میں کہا:

سَلٰمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ.

ترجمہ: میں نے پوچھا: اللہ تم پر رحم کرے یہاں کیا کر رہی ہو؟ کہنے لگی:

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلاَ هَادِىَ لَهٗ.

ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کردے اس کا کوئی رہنما نہیں ہوتا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے، اس لئے میں نے پوچھا: کہاں جانا چاہتی ہو؟ کہنے لگی:

سُبْحٰنَ الَّذِىْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى.

ترجمہ: پاک وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ حج ادا کر چکی ہے اور بیت المقدس جانا چاہتی ہے، میں نے پوچھا: کب سے یہاں بیٹھی ہو؟

کہنے لگی:

ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا.

ترجمہ: پوری تین راتیں۔

میں نے کہا: تمہارے پاس کچھ کھانا وغیرہ نظر نہیں آرہا کھاتی کیا ہو؟

جواب دیا:

هُوَ يُطْعِمُنِىْ وَ يَسْقِيْنِ.

ترجمہ: وہ اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

میں نے پوچھا: وضو کس چیز سے کرتی ہو؟۔

کہنے لگی:

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا.

ترجمہ: پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔

میں نے کہا: میرے پاس کچھ کھانا ہے اگر چاہو تو آپ کو دے دوں؟

جواب میں اس نے کہا:

اَتِمُّوْا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ.

ترجمہ: رات تک روزوں کو پورا کرو۔

میں نے کہا: یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے۔

بولی:

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ.

ترجمہ: اور جو بھلائی کے ساتھ نفلی عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ قدردان اور جاننے والا ہے۔

میں نے کہا: سفر کی حالت میں تو فرض روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے۔

کہنے لگی:

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

ترجمہ: اگر تمہیں ثواب کا علم ہو تو روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

میں نے کہا: تم میری طرح کیوں بات نہیں کرتیں۔

جواب ملا:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ.

ترجمہ: انسان جو بات بھی بولتا ہے اس کے لئے ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔

میں نے پوچھا: تم کون سے قبیلے سے ہو؟

کہنے لگی:

لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ.

ترجمہ: جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو۔

میں نے کہا: معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی۔

بولی:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ.

ترجمہ: آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

میں نے کہا: اگر چاہو تو میری اونٹنی پر سوار ہو جاؤ اور اپنے قافلے سے جا ملو؟

کہنے لگی:

وَمَاتَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ.

ترجمہ: تم جو بھلائی بھی کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

میں نے یہ سن کر اپنی اونٹنی کو بٹھا لیا مگر سوار ہونے سے پہلے وہ بولی:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ.

ترجمہ: مؤمنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

میں نے اپنی نگاہیں نیچی کرلیں اور اس سے کہا: سوار ہو جاؤ، لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی بدک گئی اور اس جدوجہد میں اس کے کپڑے پھٹ گئے۔ اس پر وہ بولی:

مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ.

ترجمہ: تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے۔

میں نے کہا: ذرا ٹھہرو میں اونٹنی کو باندھ دوں، پھر سوار ہونا۔

وہ بولی:

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ.

ترجمہ: ہم نے اس مسئلے کا حل سلیمان کو سمجھا دیا۔

میں نے اونٹنی کو باندھا اور اس سے کہا: اب سوار ہو جاؤ، وہ سوار ہو گئی اور یہ آیت پڑھی:

سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم اس کو قابو کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ ہم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور چل پڑا، میں بہت تیز تیز دوڑا جا رہا تھا اور ساتھ ہی زور زور سے چیخ کر اونٹنی کو ہنکا بھی رہا تھا، یہ دیکھ کر وہ بولی:

وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ.

ترجمہ: اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز پست رکھو۔

اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کچھ اشعار ترنم سے پڑھنے شروع کئے، اس پر اس نے کہا:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

ترجمہ: قرآن میں سے جتنا حصہ پڑھ سکو وہ پڑھو۔

میں نے کہا: تمہیں اللہ کی طرف سے بڑی نیکیوں سے نوازا گیا ہے۔

بولی:

وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُو الْاَلْبَابِ.

ترجمہ: صرف عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا: تمہارا کوئی شوہر ہے؟

بولی:

لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

ترجمہ: ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔

میں خاموش ہو گیا اور جب تک قافلہ نہیں ملا میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی، قافلہ سامنے آ گیا تو میں نے اس سے کہا: یہ قافلہ سامنے آ گیا ہے، اس میں تمہارا کون ہے؟
کہنے لگی:

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا.

ترجمہ: مال اور بیٹے دنیوی زندگی کی زینت ہیں۔

میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: قافلے میں ان کا کام کیا ہے؟
بولی:

وَ عَلٰمٰتٍ وَّ بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ.

ترجمہ: علامتیں ہیں اور ستارے ہی سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں۔

میں سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے قافلے کے رہبر ہیں، چنانچہ میں اسے لے کر خیمے کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا: یہ خیمے آ گئے ہیں اب بتاؤ تمہارا (بیٹا) کون ہے؟
کہنے لگی:

وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاً، وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا، یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ.

یہ سن کر میں نے آواز دی: یا ابراہیم! یا موسیٰ! یا یحییٰ!۔
تھوڑی سی دیر میں چند نوجوان جو چاند کی طرح خوبصورت تھے، میرے سامنے آ کھڑے ہوئے۔
جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو اس عورت نے اپنے بیٹوں سے کہا:

فَابْعَثُوْآ اَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ هٰذِهٖٓ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَآ اَزْکٰی طَعَامًا فَلْیَاْتِکُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ.

ترجمہ: اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو، پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے، سو اس میں سے تمہارے واسطے کچھ کھانا لے آئے۔

یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا گیا اور کچھ کھانا خرید لایا، وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو عورت نے کہا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ.

ترجمہ: خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیو، بہ سبب ان اعمال کے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے ہیں۔

اب مجھ سے نہ رہا گیا میں نے لڑکوں سے کہا: تمہارا کھانا مجھ پر حرام ہے جب تک تم مجھے اس عورت کی حقیقت نہ بتلاؤ۔

لڑکوں نے بتایا: مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً لَمْ تَتَكَلَّمْ إِلَّا بِالْقُرْآنِ.

ہماری والدہ کی چالیس سال سے یہی کیفیت ہے، چالیس سال سے اس نے قرآنی آیات کے سوا کوئی جملہ نہیں بولا اور یہ پابندی اس نے اپنے اوپر اس لئے لگائی ہے کہ کہیں زبان سے کوئی ناجائز یا نامناسب بات نہ نکل جائے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے۔

میں نے کہا:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. [1]

باوضو ادب و احترام کے ساتھ تلاوت کریں

قراءت کے سلسلے میں ادب یہ ہے کہ باوضو ہو اور ادب و احترام کے ساتھ تلاوت کریں، خواہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر، قبلہ رخ ہو، سر جھکائے رکھے، چار زانوں ہو کر نہ بیٹھے، نہ تکیہ لگائے اور نہ متکبرین کی نشست اختیار کرے، بلکہ اس طرح بیٹھے جیسے اساتذہ کے سامنے بیٹھا جاتا ہے، افضل یہ ہے کہ مسجد میں نماز کے دوران کھڑے ہو کر

---

[1] تراشے: ص ۴۰ تا ۴۴/ المستطرف فی کل فن مستظرف: ص ۶۳، ۶۴/ أبجد العلوم للصدیق القنوجی، ج ۱ ص ۳۴۶، ۳۴۷

تلاوت کی جائے، اگر بلا وضو لیٹ کر تلاوت کی جائے، تب بھی ثواب ملے گا لیکن باوضو کھڑے ہو کر تلاوت کرنے کے مقابلے میں اس کا ثواب کم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ (آل عمران: ۱۹۱)

ترجمہ: جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں۔

اس آیت میں ہر حالت میں تلاوت کرنے کی تعریف کی گئی ہے لیکن ذکر میں قیام کا نمبر پہلا ہے دوسری حالتیں بعد کی ہیں۔

خالق کائنات کے کلام ہونے کا استحضار کریں

یعنی تلاوت کے وقت صاحب کلام کی عظمت اور جلالتِ شان کا استحضار ہونا چاہیے، جب تلاوت کرنے والا تلاوت کرے تو اپنے دل میں متکلم کی عظمت کا استحضار ضرور کر لے اور یہ یقین رکھے کہ یہ کسی آدمی کا کلام نہیں ہے بلکہ خالق کائنات کا کلام ہے، اس کے کلام کی تلاوت کے بہت سے آداب ہیں اور بہت سے تقاضے ہیں اور تلاوت میں بہت سے خطرات ہیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ (الواقعة: ۷۹)

ترجمہ: اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔

جس طرح ظاہر مصحف کو چھونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی پاک ہو اسی طرح اس کے سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی کا دل پاک ہو، اور عظمت و توقیر کے نور سے منور ہو، جس طرح ہر ہاتھ قرآن کی جلد اور ورق کو چھونے کا اہل نہیں ہے اسی طرح ہر زبان بھی قرآنی حروف کی تلاوت کی اہل نہیں ہے، اور نہ ہر دل اس کا اہل ہے کہ

قرآنی حکمتوں اور اس کے عظیم الشان معانی کا متحمل ہو سکے، یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عکرمہ بن ابوجہل قرآن پاک کھولتے تو بے ہوش ہو جاتے اور فرماتے: یہ میرے رب کا کلام ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے۔

کلام کی تعظیم دراصل متکلم کی تعظیم ہے اور متکلم کی تعظیم کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک کہ قاری اس کی صفات اور افعال میں غور وفکر نہ کرے اور اس کے دل میں عرش، کرسی، آسمان، زمین، انسان، جنات، شجر وحجر اور حیوانات کا تصور نہ ہو اور وہ یہ نہ جانے کہ ان سب کا پیدا کرنے والا، ان سب کو رزق دینے والا اور ان سب پر قدرت رکھنے والا ایک ہے، باقی تمام چیزیں اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

امام ناصر الدین بستی رحمہ اللہ کا قبر میں سورہ یسین کی تلاوت

ایک مرتبہ امام ناصر الدین بستی رحمہ اللہ بیمار ہوئے اور اس بیماری میں آپ کو مرض سکتہ ہو گیا، اعزا و اقرباء نے آپ کو مردہ تصور کر کے دفن کر دیا، رات کے وقت آپ کو ہوش آیا خود کو مدفون دیکھا، سخت متحیر ہوئے، اس حیرت و پریشانی و اضطراب میں آپ کو یاد آیا کہ کوئی شخص حالت پریشانی میں چالیس مرتبہ سورہ یسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے اضطراب و پریشانی کو دور کرتا ہے اور وہ تنگی اس کی فراخی سے بدل جاتی ہے، یہ سوچ کر سورہ یسین پڑھنی شروع کی، آپ انتالیس مرتبہ پڑھ چکے تھے کہ اثر کشادگی ظاہر ہوا، اور وہ یہ تھا کہ ایک کفن چور کفن چرانے کی نیت سے آپ کی قبر کھود رہا تھا، امام نے اپنی فراست سے معلوم کیا کہ یہ کفن چور ہے، پس اس خیال سے کہ مبادا یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص زندہ مدفون ہے اور یہ اپنے ارادہ سے باز رہے، چالیسویں مرتبہ آپ نے بہت دھیمی آواز سے پڑھنا شروع کیا کہ دوسرا شخص نہ سن سکے، القصہ جب آپ نے چالیسویں مرتبہ پورا کیا یہ کفن چور بھی اپنا کام پورا کر چکا تھا۔ آپ اٹھ کر قبر سے باہر آئے کفن چور نے جب یہ امر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ہیبت سے اس کا دل

پھٹ گیا اور وہ اسی جگہ خوف کھا کر گر پڑا اور مر گیا۔ امام کو اس کی ہلاکت کا بہت تاسف ہوا اور اپنے دل سے کہا کہ تو نے اس قدر جلدی کی اس کو اپنا کام کر لینے دیا ہوتا اور پھر باہر نکلتا، الغرض پشیمان ہوتے ہوئے باہر آئے اور خیال کیا کہ اگر میں فوراً شہر چلا جاؤں گا لوگوں کو اس واقعہ سے سخت پریشانی، حیرت و ہیبت ہوگی خوف کھائیں گے، پس آپ رات کو ہی شہر میں گئے اور ہر محلّہ کے دروازے کے آگے پکارتے کہ میں امام ناصر الدین بستی ہوں، تم لوگوں نے مجھے سکتہ کی حالت میں دیکھ کر غلطی سے مردہ تصور کیا اور دفن کر دیا، میں زندہ ہوں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ یہ بیان فرما کر فرمانے لگے کہ یہ تفسیر (تفسیر ناصری) انہوں نے اس واقعہ کے بعد لکھی تھی۔ ❶

قبر میں ایک شخص کا سونے کے جلی حروف سے لکھے قرآنِ کریم کی تلاوت

علامہ یافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک متقی، پارسا شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک عابد زاہد شخص کے لیے قبر کھودی تو قبر میں اتر کر اسے درست کرنے لگا، اس دوران ساتھ والی قبر کی ایک اینٹ نیچے گر گئی، میں نے جھانکا تو ایک شخص بالکل نیا کڑک دار لباس پہنے بیٹھا ہوا تھا، اس کی گود میں قرآن کریم تھا جس کے حروف گویا سونے کے تھے، اور وہ اسے پڑھ رہا تھا، اس نے میری طرف دیکھ کر پوچھا کہ کیا قیامت قائم ہوگئی ہے؟ اللہ تجھ پر رحم کرے، میں نے کہا نہیں، کہا، اللہ تیری حفاظت فرمائے اس اینٹ کو اس کی جگہ رکھ دو، تو میں نے اینٹ اُٹھا کر اس کی جگہ رکھ دی۔ ❷

زبیدہ کے محل میں ہمہ وقت قرآنِ کریم کی تلاوت

زبیدہ خاتون اہلیہ خلیفہ ہارون الرشید کی سو باندیاں تھیں، سب کی سب پورے قرآن کریم کی حافظہ تھیں، ان کے علاوہ بعض باندیوں کو کچھ کچھ حصہ حفظ تھا، شاہی محل میں

---

❶ فوائد الفواد مترجم: ص ۱۳۹

❷ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور: فصل فیه فوائد، ص ۲۰۴

حافظہ باندیوں کی تلاوت کی آواز شہد کی مکھی کی بھنک کی طرح سنائی دیا کرتی تھی، اور ہر باندی تین پارے باقاعدگی سے تلاوت کرتی تھی۔ ❶

یمن کی ایک خوبصورت مہمان نواز اور تلاوت کرنے والی خاتون

محمد بن سلیمان قرشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم یمن کے راستہ پر چل رہے تھے، وہاں ایک لڑکا کھڑا تھا اس کے کانوں میں بالیاں تھیں اور ہر بالی میں ایک موتی تھا جس سے لڑکے کا چہرہ چمکتا تھا۔ اپنے رب کی تعریف بڑی فصاحت وبلاغت سے کر رہا تھا۔ میں اس کے قریب ہوا اور سلام کیا، اس لڑکے نے کہا: میں سلام کا جواب نہیں دیتا حتی کہ میرا جو حق تجھ پر واجب ہے ادا کرے، میں نے کہا کہ وہ حق کیا ہے اس نے کہا:

لا أتغذى ولا أتعاشى كل يوم حتى أسير الميل والميلين فى طلب الضيف.

ترجمہ: (میں ابراہیمی طریقے پر عمل پیرا ہوں) نہ صبح کا کھانا کھاتا ہوں نہ شام کا کھانا، ایک دو میل آتا ہوں تاکہ کوئی مہمان مل جائے۔

میں نے اس کی دعوت قبول کی، کشادہ دل کے ساتھ مجھے لے گیا، میں اس کے ساتھ چلا گیا یہاں تک کہ ایک بالوں والے خیمہ کے پاس چلے گئے، جب خیمہ کے قریب گئے اس نے کہا کہ بہن اس نے جواب دیا جی، اس نے کہا کہ مہمان آ گیا ہے، اس لڑکی نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس مہمان کا سبب بنا دیا۔ وہ کھڑی ہوئی اور شکرانے کے دو نفل ادا کئے پھر مجھے خیمہ میں لے گئے، لڑکے نے بڑی چھری لی اور بکری کا بچہ ذبح کیا، جب میں خیمہ میں بیٹھ گیا تو میں چوری چھپے اِس لڑکی کو دیکھنے لگا، یہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی، لڑکی میری اس حرکت کو سمجھ گئی:

فقالت لى مه أما علمت أنه قد نقل إلينا عن صاحب يثرب صلى الله عليه وسلم أن زنى العينين النظر أما أنى ما أردت بهذا أن أوبخك

---

❶ البداية والنهاية: سنة سبع عشرة ومأتين، ج ۱۰ ص ۲۹۷

ولكنني أردت أن أؤدبك لكي لا تعود إلى مثل هذا. ❶

ترجمہ: اس نے مجھ سے کہا: اس غلطی سے باز آجا، ہمیں یثرب والے پیغمبر سے یہ خبر ملی ہے کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، میں تجھے ڈانٹنا نہیں چاہتی تھی لیکن میں نے ارادہ کیا کہ تجھے تھوڑا ادب سکھا دوں تاکہ آئندہ ایسی حرکت کا دوبارہ ارتکاب نہ کرنا۔

جب رات ہوگئی میں سو گیا لڑکا خیمہ سے باہر تھا، لڑکی نے رات خیمہ میں گزاری اور میں ساری رات قرآن پڑھنے کی بہت خوبصورت آواز سنتا رہا، صبح کو میں نے کہا کہ یہ آواز کس کی تھی، اس نے کہا میری بہن کی یہ ساری رات جاگتی ہے، میں نے کہا اگر تو یہ تلاوت کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے، وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا "وَيْحَكَ يَا فَتَى أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ مُوَفَّقٌ" افسوس ہے تجھ پر اے نوجوان! یہ سب کچھ اللہ کی توفیق سے ہوتا ہے۔

سیدہ خیر النساء کی رمضان المبارک میں تلاوت

ابتدا ہی سے خیر النساء (والدہ ماجدہ مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ) کو مذہبی لگاؤ تھا، اپنے شوق سے اپنے بھائی سید عبید اللہ سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا اور تین سال کی مدت میں قرآن پاک حفظ کرلیا، پھر رمضان میں مزے لے کر پوری رات میں ایک پارہ تراویح میں پڑھتی تھیں اور ساتھ میں عورتیں بھی شریک ہو جاتی تھیں، علی میاں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں چھپ کر دیر تک والدہ صاحبہ کا قرآن کھڑا سنتا رہا، وہ تراویح پڑھا رہی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے بارش ہو رہی ہے، وہ لطف آج تک نہیں بھولتا۔ ❷

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات اليمن، ج ١ ص ٤٦١، ٤٦٢

❷ بیس بڑی خواتین: ص ۲۵۴، ۲۵۵

حدیث پڑھانے سے پہلے سو آیات تلاوت کرنا

حضرت احمد بن عبداللہ عجلی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بیان کیا:

كَانَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ لا يُحدِّثُ حَتَّى يَقْرأَ مِائَةَ آيَةٍ نَظْرًا فِي الْمُصْحَفِ. ❶

حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ حدیث نہیں پڑھاتے تھے یہاں تک کہ قرآن شریف میں دیکھ کر سو آیات کی تلاوت کرتے (پھر احادیث کا درس دیتے) تھے۔

تلاوت کا اہتمام اور گناہوں سے اجتناب

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام یحیی بن سعید قطان رحمہ اللہ کا بیس سال یہ معمول رہا ہے کہ ہر رات قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ امام بندار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اختلفت إليه عشرين سنة فما أظن أنه عصى اللّٰه قط. ❷

ترجمہ: میرا ان کے ہاں بیس سال تک آنا جانا رہا ہے میرا خیال نہیں ہے کہ انہوں نے کبھی اللہ تعالی کی نافرمانی کی ہو:

قرآن کریم کی تلاوت کرنا نیک بختی کی علامت ہے

إِنَّ عَلَامَاتِ السَّعَادَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ خَصْلَةً أَوَّلُهَا أَنْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ. وَالثَّانِي: أَنْ يَكُونَ هِمَّتُهُ الْعِبَادَةَ وَتِلَاوَةَ الْقُرْآنِ. وَالثَّالِثُ: قِلَّةُ الْقَوْلِ فِيمَا لا يُحتَاجُ إِلَيْهِ. وَالرَّابِعُ: أَنْ يَكُونَ مُحَافِظًا عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ. وَالْخَامِسُ: أَنْ يَكُونَ وَرِعًا فِيمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ مِنَ الْحَرَامِ. وَالسَّادِسُ: أَنْ تَكُونَ صُحْبَتُهُ مَعَ الصَّالِحِينَ. وَالسَّابِعُ: أَنْ يَكُونَ مُتَوَاضِعًا غَيْرَ مُتَكَبِّرٍ. وَالثَّامِنُ: أَنْ يَكُونَ سَخِيًّا كَرِيمًا. وَالتَّاسِعُ: أَنْ يَكُونَ رَحِيمًا بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالَى. وَالْعَاشِرُ: أَنْ يَكُونَ

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: حماد بن سلمة بن دينار، ج۷ ص۴۴۸

❷ تذكرة الحفاظ: ترجمة: يحيى بن سعيد بن فروخ، ج ۱ ص ۲۱۹

نَافِعًا لِلْخَلْقِ. وَالْحَادِی عَشَرَ: أَنْ يَكُونَ ذَاكِرًا لِلْمَوْتِ كَثِيرًا. (1)

ترجمہ: انسان کی نیک بختی کی گیارہ علامات ہیں:

ا......آدمی دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھتا ہو۔ ۲......عبادت وتلاوت قرآن اس کا اہم مقصد ہو۔ ۳......غیر ضروری بات بہت کم کرتا ہو۔ ۴......پانچوں نمازوں کا پابند ہو۔ ۵......حرام سے بہت بچنے والا ہو خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ ۶......اس کی ہم نشینی نیک لوگوں کے ساتھ ہو۔ ۷......مسکین طبع ہو متکبر نہ ہو۔ ۸......بااخلاق سخی ہو۔ ۹......اللہ کی مخلوق سے ہمدردی رکھتا ہو۔ ۱۰......مخلوق کے لیے نفع رساں ہو۔ ۱۱......موت کو بکثرت یاد کرتا ہو۔

تلاوت کرتے ہوئے روح پرواز کرگئی

ایک شخص بھوسہ فروخت کیا کرتا تھا، اور اللہ اور اس کے رسول سے بالکل غافل تھا، جب وہ مرنے لگا تو لوگ اسے کلمہ پڑھاتے تھے اور وہ کہتا تھا کہ یہ گٹھا اتنے داموں کا ہے، اور یہ گٹھا اتنے داموں کا ہے، یہی جملہ اُس کی زبان پر جاری تھا۔ اس کے بعد ایک شیخ کامل نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ تم کلمہ شہادت کا بکثرت ورد رکھو تا کہ موت کے وقت یہ کلمہ تمہاری زبان پر جاری ہوجائے، انسان جیسی زندگی گزارتا ہے ویسی ہی اسے موت آتی ہے۔

ایک صالح آدمی کی حکایت ہے وہ قرآن شریف کی تلاوت بہت کرتا تھا، جب اس کے انتقال کا وقت آیا، تو ان سے لوگوں نے کہا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہو، اس کے جواب میں اس نے تلاوت شروع کی، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم "مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی" تک پڑھا، "سورہ طٰہٰ" کی یہ ابتدائی آیات پڑھتے پڑھتے اس کا انتقال ہوگیا، (اللہ رب العزت نے کسی خوبصورت

(1) تنبیہ الغافلین: باب الاحتکار، ص ۱۳۹

موت عطا فرمائی کہ صرف کلمہ پڑھ کر نہیں بلکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے کرتے روح پرواز کرگئی، اس لئے علامہ یافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں) یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس حالت میں انسان اپنی زندگی گزارے گا، اسی پر اس کی وفات ہوگی، اور جس پر وفات ہوگی، اسی حالت پر اُٹھایا جائے گا۔(اس لئے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ رب العزت ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب فرمائے۔ آمین) ❶

قرآن کریم کی تلاوت کا ایصالِ ثواب نور کے برتنوں میں

ایک عورت کا انتقال ہوگیا اسے اس کی ایک جاننے والی عورت نے خواب میں دیکھا کہ اس کے تخت کے نیچے ایک نور کا برتن ڈھکا رکھا ہے، اس عورت نے دریافت کیا کہ اس میں کیا ہے؟ کہا اس میں میرے شوہر کا ہدیہ ہے، جسے کل رات اس نے میرے لئے بھیجا ہے، جب بیدار ہوئی تو اس نے اس عورت کے خاوند سے قصہ بیان کیا، خاوند نے کہا میں نے کل شب کچھ قرآن کریم تلاوت کر کے اسے ایصال ثواب کیا تھا۔ ❷

تلاوت قرآن کی انوکھی برکت

شیخ ابوالرابع مالقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک شب شیخ ابی محمد سید ابن علی الفخار رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اور میں جب تک آپ تہجد کے لیے نہیں کھڑے ہو جاتے تھے، اپنا وظیفہ نہیں شروع کرتا تھا، چنانچہ اس رات آپ بیدار ہوئے اور وضو کیا، میں اپنے بستر پر پڑا جاگ رہا تھا، آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کے اپنے وظیفہ میں تلاوت قرآن کرنے لگے، میں نے دیکھا کہ دیوار شق ہوئی اور اس میں سے ایک شخص نکلا جس کے ہاتھ میں ایک سفید شیشی ہے جس کے اندر خوبصورت شہد تھا اور

❶ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الخامسة والخمسون بعد المائة، ص: ١٧٦

❷ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثامنة والخمسون بعد المائة، ص ١٧٧

جب آپ قرآن پڑھنے کے واسطے منہ کھولتے تھے تو وہ شخص آپ کو چٹاتا تھا، میں نے دیکھ کر متعجب ہوا اور اپنا وظیفہ چھوڑ کر اس کے دیکھنے میں مشغول ہو گیا، صبح کو میں نے آپ سے اپنا دیکھا ہوا قصہ بیان کیا، شیخ کے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا: اے ابوسلیمان! یہ قرآن کی لطافت اور برکت ہے۔ [1]

بیٹے کے تلاوت کے ایصالِ ثواب سے والدہ کے لئے قبر میں راحت

ایک عابدہ عورت کے جب انتقال وقت قریب آیا تو اُس نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اس نے یہ دعا کی کہ الٰہی میرا ذخیرہ اور توشہ تو ہی ہے، مرنے اور جینے میں تجھ پر ہی بھروسہ کیا، اب مرنے کے وقت تو مجھے ذلیل نہ کرنا اور قبر میں وحشت ہونے سے محفوظ رکھنا، جب وہ مرگئی تو اس کے بیٹے نے یہ التزام کیا کہ ہر جمعرات اور جمعہ کو قبر پر جاتا اور اس کی قبر پر کچھ قرآن کی آیتیں وغیرہ پڑھ کر اپنی والدہ اور سب مردوں کے حق میں دعا اور استغفار کرتا، اور وہ کہتا ہے، میں نے ایک مرتبہ اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا، اول میں نے سلام کیا، پھر پوچھا کہ اماں کس حال میں ہو؟ کہا اے بیٹے! موت کی سختیاں اور تکلیفات تو بہت ہیں لیکن میں تو قیامت تک کے لیے اللہ کے فضل وکرم سے عالم برزخ میں ہوں، یہاں فرش بچھے ہوئے اور سندس استبرق ریشم کے گاؤ تکیے لگے ہوئے ہیں، میں نے پوچھا تمہیں کسی شئی کی ضرورت ہے؟ کہا: ہاں! اے بیٹے یہ جو تم میری زیارت کو آتے اور قرآن شریف وغیرہ پڑھ کر ہمارے لئے دعا کر جاتے ہو، یہ معمول نہ چھوڑنا، اے بیٹا جمعہ، جمعرات تمہارے آنے کی بہت خوشی ہوتی ہے، جس وقت تم میرے پاس آتے ہو، تو یہ سب مردے میرے پاس آتے اور مجھ سے کہتے ہیں کہ تمہارا بیٹا تمہارے پاس آیا ہے، اس سے مجھے بہت خوشی ہوتی ہے اور یہ میرے پاس کے سب مردے بھی خوش ہو جاتے ہیں، وہ کہتا ہے کہ پھر میں ہر جمعرات

[1] روض الرياحين: الحكاية السادسة والأربعون بعد الثلاث مئة، ص ۲۸۶

جمعہ ان کی زیارت کو جایا کرتا اور قرآن شریف کی کچھ تلاوت کر کے یہ دعا کیا کرتا کہ اللہ تمہاری وحشت رفع کر کے انسیت تمہیں عطا کرے اور تمہاری تنہائی پر رحم فرمائے، اور تمہاری خطائیں معاف فرمائے اور تمہاری نیکیاں قبول فرمائے، پھر ایک روز میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سی مخلوق میرے پاس آئی، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ کس لئے آئے ہو؟ کہا ہم اہل مقابر ہیں تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لئے آئے ہیں اور یہ التجا کرتے ہیں کہ قرآنِ کریم کی تلاوت تم نہ چھوڑنا۔❶

ایک مرحوم باپ کو بیٹا روزا ایک قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کرتا

ایک عالم نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک قبرستان کے اندر اہلِ قبور اپنی اپنی قبروں سے نکل کر باہر آ رہے ہیں اور (میوے کی طرح) کوئی شئ وہاں سے چنتے ہیں، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا شئ تھی؟ مجھے اس سے بہت تعجب ہوا اور میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ویسے ہی بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں اٹھاتا، میں اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ یہ لوگ کیا چیز چنتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ مسلمان جو قرآن وغیرہ پڑھ کر اور صدقہ اور دعا کر کے انہیں ثواب پہنچاتے ہیں، اسے چن رہے ہیں، میں نے کہا پھر تم بھی تو ان کے ساتھ ہو، تم کیوں نہیں چنتے، کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، میں نے کہا اس کی وجہ؟ کہا میرا بیٹا ایک قرآن شریف پڑھنے کا ثواب مجھے پہنچا دیتا ہے، میں نے پوچھا وہ تمہارا لڑکا کہاں ہے؟ کہا وہ نوجوان ہے، فلاں بازار میں تجارت کرتا ہے، اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی، میں فوراً اس بازار میں پہنچا دیکھا تو ایک نوجوان شیریں کی چند اشیاء بیچتا ہے، اور اُس کے ہونٹ مسلسل ہل رہے ہیں، میں نے پوچھا تم ہونٹوں کو کیوں ہلاتے ہو؟ کہا میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتا ہوں، میں

❶ روض الریاحین: الحکایة السادسة والخمسون بعد المایة، ص: ۱۷۶

نے پوچھا کتنا پڑھتے ہو، کہا روزانہ ایک قرآن شریف پڑھ کر اپنے والد کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں، کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ میں نے خواب دیکھا کہ اپنی اپنی قبروں میں سے نکل کر بدستور (پہلے طریقہ پر) اہلِ قبور کوئی شئی چن رہے ہیں اور وہ آدمی بھی جس کو پہلی مرتبہ خاموش بیٹھا ہوا دیکھا تھا، ان لوگوں کے ہمراہ چن رہا ہے، بیدار ہونے کے بعد اس خواب پر مجھے تعجب ہو، آخر یہ کیوں چن رہا ہے، تو جب میں اُس نوجوان لڑکے کی تلاش میں نکلا، اور اُس دکان پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے، (تو اب مجھے بات سمجھ آ گئی کہ ایصالِ ثواب کرنے والے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے، اس لئے اب اُس کا والد بھی دوسروں کی طرف ایصالِ ثواب کو جمع کر رہا تھا۔)[1]

سورہ واقعہ کا پڑھنا فقر و فاقہ سے محفوظ رکھتا ہے

آج ہم دنیوی اعتبار سے بہت ساری فکریں کرتے ہیں لیکن قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کے تعلق سے کوئی فکر نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیٹیاں سورہ واقعہ پڑھتی ہیں اس لئے ان کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا اور ہمارے یہاں کیا ماحول ہے؟ اول تو ہم اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم ہی نہیں دیتے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھا کر کیا ہوگا سوائے وقت ضائع ہونے کے، اتنے وقت میں اگر بچہ ہوم ورک کرے تو اچھا ہے (نعوذ باللہ) ہماری سوچ اور حضراتِ صحابہ کرام کی سوچ میں کتنا بڑا فرق ہے کہ وہاں قرآن کریم سے عشق تھا اور یہاں قرآن کریم سے دوری ہے۔

سورہ واقعہ نہایت مختصر عمل ہے، لیکن اجر و ثواب زیادہ ہے، ہر رات اس سورت کے پڑھنے سے انسان فقر و فاقہ اور تنگدستی سے محفوظ رہتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

---

[1] روض الریاحین: الحکایۃ السابعۃ والخمسون بعد المائۃ، ص: ۱۷۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مرض الوفات کا سبق آموز واقعہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مرض وفات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کے لئے تشریف لے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "مَا تَشْتَكِي؟" آپ کو کیا تکلیف ہے؟ تو فرمایا: "ذُنُوبِي" اپنے گناہوں کی تکلیف ہے، پھر پوچھا "فَمَا تَشْتَهِي؟" آپ کی کیا خواہش ہے؟ تو فرمایا: "رَحْمَةَ رَبِّي" یعنی اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "أَلَا آمُرُ لَكَ بِطَبِيبٍ؟" میں آپ کے لئے کسی طبیب کو بلاتا ہوں، تو فرمایا: "اَلطَّبِيبُ أَمْرَضَنِي" مجھے طبیب ہی نے بیمار کیا ہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں، تو فرمایا: "لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ" مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجیے، وہ آپ کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا، تو فرمایا: "أَتَخْشَى عَلَى بَنَاتِي الْفَقْرَ؟" کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے میں یہ فکر ہے کہ وہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی، مگر مجھے یہ فکر اس لئے نہیں کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورہ واقعہ پڑھا کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا. (1)

ترجمہ: جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

کٹے ہوئے سر کا تلاوت کرنا

فتان بن زرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کو بلادِ روم میں قید کر لیا گیا، وہاں کے

(1) تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر: ترجمة: عبد الله بن مسعود، ج۳۳ ص ۱۸۶ / أسد الغابة: ج۳ص ۳۸۱/ تهذيب الأسماء واللغات: ج ۱ ص ۲۹۰ / تفسير ابن كثير: ج۷ص ۵۱۲

کافر حکمران نے مجبور کیا کہ اس کا دین اختیار کرلیں، جو انکار کرے گا اس کی گردن ماردی جائے گی، ہم میں سے تین آدمی مرتد ہوگئے، چوتھے آدمی نے حکمران کی بات ماننے سے انکار کردیا، اس کا سر کاٹ کر ایک نہر میں ڈال دیا گیا، نہر کے کنارے بہت سے نصاریٰ موجود تھے، کٹا ہوا سر نہر میں ڈوب کر ابھرا اور اپنے تینوں ساتھیوں کے نام پکارے جو مرتد ہوچکے تھے، پھر سورۃ الفجر کی آیات پڑھیں اور پھر ڈوب گیا، سننے والے سارے نصاریٰ مسلمان ہوگئے اور مرتدین نے توبہ کرکے تجدید ایمان کی، ہم لوگ قید ہی میں تھے اور ہمارے قید ہونے کی اطلاع خلیفہ ابوجعفر منصور کو ملی، اس نے روم کے حکمران سے خط وکتابت کی اور معاوضہ ادا کرکے ہمیں اس کی قید سے آزاد کروایا۔ ❶

چارسوسال تک مسلسل تلاوت قرآن

۱۰ویں ہجری میں جب سلطان سلیم کو خلافت ملی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب تبرکات کو مصر سے استنبول لے آئے اور یہ اہتمام کیا کہ "توپ کاپے سرائے" میں ان کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک مستقل کمرہ تعمیر کیا اور اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے تھے، اسکے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفاظ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں، حفاظ کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آکر تلاوت شروع کردیتی تھی۔ اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا، اس طرح دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے جہاں چارسوسال تک مسلسل تلاوت قرآن ہوتی رہی ہے اور اس دوران ایک لمحے کیلئے بھی بند نہیں ہوئی۔ خلافت کے خاتمے کے بعد یہ مبارک سلسلہ بھی موقوف ہوگیا۔ ❷

❶ انوار طریقت: ص ۳۱۴

❷ جہانِ دیدہ: سلطان محمد فاتح کے شہر میں، ص ۳۳۸، ۳۳۹

قرآن سننے اور سنانے میں عمر کا گزر جانا

حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمہ اللہ روزانہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے بلکہ ایک قرآن مجید تہجد میں شروع فرماتے، روزانہ کچھ پارے پڑھتے، تمام دن ویسے بھی قرآن مجید کا مشغلہ رہتا، کسی کا سن رہے ہیں اور کسی کا امتحان لے رہے ہیں، اسی طرح اپنے سے اصلاحی تعلق رکھنے والوں کو بھی روزانہ قرآن کا حکم فرماتے۔ الغرض آپ کو تلاوت قرآن مجید سے بہت عشق تھا، صحت میں جس وقت کوئی قرآن مجید سننے کی خواہش کا اظہار کرتا آپ فوراً شروع فرماتے، اسی طرح اگر کوئی اپنا سنانے کے لیے عرض کرتا تو آپ فوراً سننے کے لیے آمادہ ہوجاتے، غرض یہ کہ آپ کی زندگی کا اہم مشغلہ قرآن مجید کا سننا اور سنانا تھا۔ ❶

ایک شخص کا قبر میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا

بعض گورکن ثقات سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شہر میں کسی کی قبر کھودی، دیکھا کہ اس میں ایک شخص تخت پر بیٹھے قرآن شریف تلاوت کررہے ہیں، یہ بھی کہتا تھا کہ اس تخت کے نیچے ایک نہر جاری تھی، یہ دیکھ کر اس پر غشی (بے ہوشی) طاری ہوگئی، لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا لیکن کسی کو اس کے بے ہوش ہونے کی وجہ معلوم نہ ہوئی، اس شخص کو دوسری یا تیسرے روز ہوش آیا، تو اپنا قصہ لوگوں سے بیان کیا، ایک شخص نے اصرار کیا کہ اسے اس قبر کا پتہ دے، اس کا ارادہ ہوا لیکن خواب دیکھا کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ اگر تو نے میری قبر کسی کو بتلائی تو فلاں فلاں مصائب (مصیبتوں) میں مبتلا ہوگا جب خواب سے بیدار (جاگا) ہوا تو اپنے ارادہ سے توبہ کی اور ان کی قبر چھپادی، پھر کسی کو نہ معلوم ہوسکا کہ وہ قبر کہاں ہے۔ ❷

---

❶ ہمارے اسلاف: ص ۲۰۶

❷ روض الریاحین: الحکایۃ الثانیۃ والستون بعد المائۃ، ص: ۱۸۰

قرآنِ کریم کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت

حضرت پیر حافظ غلام حبیب رحمہ اللہ مرشد عالم کہلائے جاتے تھے، یہ مرشد عالم کیسے بنے؟ قرآن کی محبت کی وجہ سے، اتنا عشق تھا انکو قرآن سے کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت تھکے ہوئے آتے تھے اور قرآن سن کر بالکل فریش ہو جاتے، فرماتے تھے کہ قرآن سننے سے میری تھکن دور ہو جاتی ہے، ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک دفعہ مری میں حضرت کے ساتھ رمضان المبارک میں کچھ وقت گزارنے کا موقع ملا، رمضان کا مہینہ تھا اور وہ ایک ایسی رات تھی کہ وہاں مسجد والوں نے پورے ملک سے قراء کو بلایا ہوا تھا اور انہوں نے اپنا قرآن سنانا تھا، وہ امام صاحب بتانے لگے کہ اس مصلے پر چھتیس سال سے ہم یہ رات گزارتے ہیں اور چھتیس سال میں ایک بھی قاری کو بھی لقمہ دینے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ایسے قاریوں کو بلاتے تھے کہ جن کو قرآن مجید اس طرح یاد ہوتا تھا جس طرح کہ لوگوں کو سورہ فاتحہ یاد ہوتی ہے، ایسے لوگ آتے تھے، حضرت بھی وہیں تھے اور حضرت کو شوگر کی بیماری تھی، عمر نوے سال کے قریب تھی، حضرت نے مغرب کے بعد افطاری کی، وضو فرمایا اور وضو کر کے مسجد میں تشریف لے آئے، عشاء کی نماز ہوئی، تراویح شروع ہوگئی، تراویح مکمل ہونے کے بعد قراء کی اپنی تراویح کچھ رہتی تھیں، دو دو رکعت کر کے چھوڑی ہوئی تھیں، انہوں نے تراویح کی نیت کرنی تھی اور پیچھے والوں نے نفل کی نیت کرنی تھی، چنانچہ انہوں نے قرآن سنانا شروع کر دیا، میں نے پوچھا کہ حضرت! آپ وضو تازہ کرنے کے لئے کمرے میں جائیں گے، مغرب کا وضو اور اب تراویح وغیرہ بھی ہوگئی، حضرت نے فرمایا: نہیں، قرآن سنوں گا، حضرت نے نیت باندھ لی، ساری رات قرآن مجید سنتے رہے حتی کہ سحری سے ایک گھنٹہ پہلے مسجد والوں نے سحری کا انتظام وہیں پر کیا ہوا تھا، چنانچہ حضرت نے سحری بھی وہیں کی، اب جب سحری کر لی اذان ہوگئی تو نماز میں تھوڑا وقفہ

تھا، میں پھر قریب ہوا اور پوچھا کہ حضرت آپ کمرے میں تشریف لے جائیں گے وضو تازہ کرنا ہوگا؟ سحری کے بعد تو اچھے بھلے بندے کو بھی واش روم استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جب میں نے کہا کہ حضرت وضو کرتا ہے؟ تو فرمایا کہ میرا وضو کوئی کچا دھاگا ہے؟ حضرت نے آگے سے یہ الفاظ کہے تو میں خاموش ہوگیا۔ شوگر کے مریض ہیں، تقریباً نوے سال کی عمر ہے اور مغرب کا وضو کرایا اور فرماتے ہیں کہ میرا وضو کوئی کچا دھاگا ہے۔ حضرت نے فجر کی نماز پڑھی اور فجر کی نماز پڑھنے کے بعد درس قرآن میں بیٹھ گئے، حضرت نے ایک گھنٹے کا درس قرآن دیا، اس کے بعد اشراق کی نماز پڑھی اور اشراق پڑھنے کے بعد آئے اور آ کر نیا وضو کیا۔

لوگ امام اعظم پہ باتیں کرتے تھے کہ وہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے تھے، اللہ کے بندو! ہم نے مغرب کے وضو سے اشراق کی نماز پڑھتے ہوئے ایک اللہ والے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

چنانچہ حضرت جب گفتگو فرماتے تھے تو عام گفتگو میں قرآن مجید کی آیتیں بیان کرتے تھے، حضرت کے صاحبزادے مولانا عبدالرحمٰن قاسمی رحمہ اللہ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ ابا جی! پورے دن کی گفتگو میں جتنی آیتیں پڑھتے تھے، اگر میں ان کو اکٹھا کروں تو میرے اندازے میں تین سے چار پارے قرآن مجید کی تلاوت مکمل ہو جاتی ہے۔

اس عشق قرآن کا اللہ نے ان کو کیا اجر دیا کہ آج پوری دنیا میں حضرت کا فیض پھیلا ہوا ہے، یہ بات ذہن میں رکھئے کہ جس کو بھی اللہ نے اٹھایا آپ دیکھیں گے کہ وہ بندہ کوئی عاشق قرآن ہوگا، جس کی دعاؤں نے اس کو اٹھا کے عزتوں کے تاج پہنائے ہوئے ہوں گے۔

اللہ رب العزت ہمیں قرآن مجید کے ساتھ سچی پکی محبت نصیب فرمائے۔ ہماری زندگی کا کوئی دن قرآن مجید کی تلاوت کے بغیر نہ گزرے۔ [1]

---

[1] خطبات فقیر: ج ۲۹ ص ۱۸۵

یہ تھے اسلافِ امت جنہوں نے اپنے زندگی میں قرآن مجید کی تلاوت کا اتنا اہتمام کیا، اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کو زندگی کا حصہ بنائیں، اور سفر وحضر میں اس کا اہتمام کریں۔

روزانہ کچھ وقت نکال کر، ترتیل اور تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی تلاوت کرنے کا اہتمام کریں، اور اِس کیلئے حسبِ توفیق کوئی مناسب مقدار (پارہ یا ڈیڑھ پارہ) مقرر کر کے اس پر مواظبت اور پابندی اختیار کریں۔ یہ وہ مبارک عمل ہے جس کے ذریعہ قرآن کریم کیساتھ تعلّق قائم ہوتا ہے۔ مال واولاد اور گھر بار میں بے پناہ برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ہدایت کے دروزے کھلتے ہیں، شرور وفتن، آفات و بلّیات اور طرح طرح کی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے، اجر وثواب کے ذخیرے اور نیکیوں کے خزانے جمع ہوتے ہیں اور دنیا وآخرت کی دائمی عزّتوں اور کامیابیوں کا حصول ہوتا ہے۔

تو تلاوت کا بھر پور اہتمام کریں، جس دن قرآن مجید کی تلاوت ہوگی اس دن برکت اپنے آنکھوں سے دیکھو گے، دیکھیں! جس چیز کیساتھ قرآن مجید کا تعلق بن جائے وہ عظیم بن جاتی ہے، مثال کے طور پر ایک عام کپڑا جب قرآن مجید پر چڑھایا جائے تو غلاف بن جاتا ہے، قرآن مجید جس ماہ میں اترا وہ ماہ تمام مہینوں کا سردار بن گیا، قرآن مجید جس شب میں اترا وہ شبِ تمام شبوں کی سردار لیلۃ القدر بن گئی، لہذا جس دن تلاوت قرآن مجید ہوگی وہ دن دیگر ایام سے جدا نظر آئے گا، ہم میں سے ہر ایک کوشش کرے کہ وہ روزانہ کم از کم ایک سپارہ تلاوت کرے تاکہ مہینے میں ایک قرآنِ کریم مکمل ہو جائے، اس کے لئے نظام الاوقات بھی بنائیں اور اللہ رب العزت سے توفیق بھی طلب کریں، قرآن سے عشق ومحبت ہوگا تو اللہ رب العزت ہماری اولادوں کو بھی نوازے گا، اور انہیں بھی معاشرے میں رفعت ومنزلت قرآن کے ذریعے ملے

گی، اور وہ آنے والے وقت میں معاشرے کے بہترین اور نامور فرد ہوں گے ۔
قرآن قبر میں انسان کے حق میں سفارشی ہوگا اور عذاب سے نجات دلائے گا۔قرآن
کی دوستی ہمیشہ کی اور دائمی ہے۔اللہ رب العزت ہم سب کو قرآنِ کریم کی تلاوت
اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات

